ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

نگرانِ اعلیٰ:
حضرتؒ مولانا مفتی محمود

اسلامی اقدار کا نقیب!

۲۶
جلد ۱۸

امیرِ مرکزیہ ارشاد فرماتے ہیں

"جمعیۃ علماء اسلام کی جدوجہد کا مقصد اس ملک میں نظام شریعت کا عملی نفاذ ہے۔ مرکزی اور صوبائی سطح پر شرعی عدالتوں کے قیام کے ذریعے جمعیۃ نے اس مقدس مشن کا بالفعل آغاز کر دیا ہے۔ اسلامیان پاکستان جمعیۃ سے ہر قسم کا تعاون فرما کر نظام شریعت کے عملی نفاذ کی منزل کو قریب تر لانے کی کوشش کریں۔"

آؤ ہمارے ساتھ چلو .....

تم میں اگر ہے جرأت و غیرت آؤ ہمارے ساتھ چلو
ہم ہیں نقیبِ صبحِ صداقت، آؤ ہمارے ساتھ چلو

انشاء اللہ حق جیتے گا ، باطل آخر بھاگے گا!
اٹھو ، کھولو ، پرچم ہمّت ، آؤ ہمارے ساتھ چلو

راہِ خدا میں سر کٹوا کر جو بھی حشر میں پہونچے گا
پہنے گا وہ تاجِ شہادت ، آؤ ہمارے ساتھ چلو

باطل سے اللہ بچائے ، اسکی فطرت بغض و عناد
حق ہے مکمل مہر و محبّت ، آؤ ہمارے ساتھ چلو

ایسا موقعہ کم مِلتا ہے ، گرم ہُوا میدانِ جہاد
تیغوں کے سائے میں ہے جنت ، آؤ ہمارے ساتھ چلو

اب نہ خفا ہو جائے ہم سے اے رب کے بندو اُٹھو
رب سے کی بندوں نے بغاوت ، آؤ ہمارے ساتھ چلو

بکھرے ہوئے ہیں راہ میں کانٹے لیکن وہ دیکھو منزل
تکلیفوں کے بعد ہے راحت ، آؤ ہمارے ساتھ چلو

جب تم خوب سمجھتے ہو ہم حق کی حمایت کرتے ہیں
تم بھی کرو پھر حق کی حمایت ، آؤ ہمارے ساتھ چلو

باطل کے سائے میں جینا موت سے بدتر ہوتا ہے
چھین لیں ہم باطل سے قیادت ، آؤ ہمارے ساتھ چلو

ظلم کے آگے سر نہ جُھکائیں ہم ماریں یا مر جائیں
فخرؔ یہی ہے راہِ عزیمت ، آؤ ہمارے ساتھ چلو!

حکیم افتخار فخرؔ

غرناطہ ریستوران ائیرکنڈیشنڈ = جہلم
عمدہ [illegible]
عمدہ سروس

اداریہ

اکرام القادری

پروپیگنڈہ مہم

آئین میں حالیہ چوتھی ترمیم کے بعد سے اپنی خفت مٹانے اور عوام کو مغالطہ دینے کے لیے حکومت نے تمام ذرائع ابلاغ کے ذریعہ یکطرفہ اور گمراہ کن پروپیگنڈے کی مہم کو سر کرنے کا بیڑہ اٹھایا ہوا ہے۔ عوام کو یہ تاثر دیا جا رہا ہے کہ موجودہ ترمیم سے عدلیہ کے اختیارات پر کوئی زد نہیں پڑتی، بلکہ یہ ترمیم ملک اور قوم کے لیے مفید و نفع بخش ہے۔

اس پروپیگنڈہ مہم میں وفاقی وزیر قانون جناب معراج خالد سب سے زیادہ نمایاں ہیں۔ بہاول پور "ریسٹ ہاؤس" میں اخباری نمائندوں سے باتیں کرتے ہوئے جناب معراج خالد نے چوتھی ترمیم کے حق میں دلائل دیتے ہوئے فرمایا:

> "آئین میں چوتھی ترمیم کے سلسلے میں حزب اختلاف جو کردار ادا کر رہی ہے وہ ملک دشمنی اور عوام کے استحصال کے مترادف ہے۔ اس طرح انہیں عوام میں شکوک و شبہات پھیلانے کا موقع مل جائے گا۔"

مزید ارشاد ہوتا ہے:

> "اگر اپوزیشن اس ترمیم کی مخالفت کرتی ہے تو یہ مخصوص مفادات رکھنے والوں کی حوصلہ افزائی ہوگی کیونکہ اس آئینی ترمیم سے مخصوص مفادات رکھنے والوں کو سخت نقصان پہونچا ہے۔"

ہمارے نزدیک ملک معراج خالد جو کچھ کہہ رہے ہیں یہ کوئی نئی اور انہونی بات نہیں۔ حکومت جب بھی کوئی اس قسم کا اقدام کرتی ہے جس کا تعلق انسانی بنیادی حقوق کے خاتمہ، آزادئ رائے کے اظہار پر قدغن، ذرائع ابلاغ پر پابندی یا عدلیہ کے پاوں میں ترامیم کی زنجیر ڈالنے سے ہو تو وہ اس میں ملک اور قوم کا بہترین مفاد ہی باور کرانے کی کوشش کرتی ہے۔ اس سے قبل فروری ۱۹۷۵ء میں بھی ہنگامی حالات کو دوام بخشنے اور بنیادی انسانی حقوق کو ختم کرنے کے لیے اپوزیشن کے بغیر اجلاس بلا کر اسی قسم کے گل کھلائے گئے تھے اور اسے بھی ملک و قوم کے مفاد کا نام دیا گیا تھا۔

اپوزیشن کی طرف سے ان دھاندلیوں کے خلاف جب بھی احتجاج کیا جاتا ہے اسے ملک دشمنی اور عوام کے استحصال کے مترادف قرار دیا جاتا ہے۔ اس کا واضح مطلب یہ ہوا کہ حکومت کی طرف سے جو کچھ کیا جائے وہ سب حب الوطنی اور عوام کے مفادات میں کیا جاتا ہے اور اپوزیشن جو کچھ کہتی ہے وہ اس کے برعکس۔

ہم محترم وزیر قانون سے گذارش کرتے ہیں کہ اگر موجودہ ظالمانہ ترمیم واقعتاً حب الوطنی کی غماض، اور عوام کے بہترین مفاد میں تھی تو اسے اس قدر عجلت میں پاس کرانے کی کیا ضرورت تھی؟ اور اگر عجلت ہی میں پاس کرنا مقصود تھا تو اپوزیشن نمائندگان کو سیکورٹی فورس کے ذریعہ شرمناک طریقہ سے ایوان بدر کرنے کا کیا داعیہ پیش آیا؟ اور اس سلسلے میں اس قدر تشدد و بہیمیت اور بربریت کا افسوسناک مظاہرہ کرنا کیوں ضروری سمجھا گیا کہ قائد حزب اختلاف سمیت تمام اپوزیشن ارکان کو بالجبر ایوان بدر کر دیا جائے۔ کیا یہ سب کچھ اس لیے کیا گیا کہ عوام کے بہترین مفاد میں ہونے والی ترمیم کی راہ میں اپوزیشن ارکان کی طرف سے روڑے نہ اٹکائے جائیں۔ خامہ انگشت بدنداں ہے اسے کیا کہیے؟

ہفت روزہ
ترجمان اسلام
لاہور

جلد نمبر ۱۸ شمارہ نمبر ۴۶
جمعۃ المبارک ۲۳ ذی قعد ۲۸ نومبر ۷۵ء

سرپرست
مولانا عبید اللہ انور

رئیس الادارہ
اکرام القادری

مجلس ادارت
مولانا سعید احمد رائے پوری
سید مطلوب علی زیدی
عمیر الہاشمی

★ ★

بدل اشتراک
سالانہ ——— ۳۸ روپے
ششماہی ——— ۱۹ روپے
سہ ماہی ——— ۹/۵۰ روپے
فی پرچہ:
۷۵ پیسے

پریمیر پریس میں چھپا اور مولانا عبید اللہ انور نے [illegible] گیٹ لاہور سے شائع کیا

پروپیگنڈے کی اس ناروا غیر اخلاقی اور مغالطہ آمیز مہم میں سب سے بڑا جھوٹ جو بولا جا رہا ہے وہ یہ ہے کہ قایدِ حزب اختلاف سے اس ترمیم کے بارے میں سمجھوتہ ہو گیا تھا اس سفید جھوٹ کو ہم قانون کے پاسبان کی طرف سے قانونی جھوٹ کا نام بھی دے سکتے ہیں۔

معمولی سیاسی شعور رکھنے والا شخص بھی یہ بات بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ اگر قایدِ حزب اختلاف مولانا مفتی محمود سے معراج خالد، عبدالحفیظ پیرزادہ یا حکومت کا کوئی فرد چوتھی ترمیم کے سلسلے میں سمجھوتہ کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے اور انہوں نے اپنا مؤقف، دلائل یا فریب دہی سے اپوزیشن لیڈر سے منوا لیا تھا تو پھر اپوزیشن ارکان کو ایوان سے باہر نکالنے کی کیا ضرورت پیش آئی تھی۔ ؟

اس سے بڑی حکومت کی "جیت" کیا ہو سکتی تھی کہ وہ ایوان کو یہ بتلائے کہ اب ایوان میں ایک ایسی ترمیم پیش کی جانے والی ہے جس پر ایوان سے باہر ہی اپوزیشن لیڈر سے سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ ملک معراج خالد کی اس سے بڑی خوش قسمتی اور کیا ہو سکتی تھی کہ وہ مسرت کے ساتھ اپنی پہلی کامیابی کا اعلان اپنوں اور بیگانوں میں کرتے، کیونکہ جہاں تک ہمیں یاد پڑتا ہے پیپلز پارٹی کے دورِ اقتدار میں ملک صاحب کو پہلی مرتبہ یہ اعزاز حاصل ہوا ہے کہ وہ اپوزیشن لیڈر یا اپوزیشن ارکان سے گفتگو کر سکیں۔ ورنہ وہ عوامی میلوں کے انعقاد کی اہم مہمیں سر کرتے رہے ہیں۔ ادریس۔

صاف اور سیدھی بات ہے کہ اگر واقعی اپوزیشن لیڈر نے کوئی ایسا سمجھوتہ کیا تھا تو اس کا اعلان و اظہار قومی اسمبلی میں کیا جانا تھا اسمبلی میں کسی قسم کے سمجھوتے کا نہ صرف یہ کہ اعلان و اظہار اپوزیشن لیڈر اور اپوزیشن ارکان کی موجودگی میں نہیں کیا گیا، بلکہ اپوزیشن کے تمام ارکان کو اسمبلی سے باہر نکال کر خود حکومت نے اپنے عمل سے اس بات کی تردید کر دی کہ سمجھوتے والی بات حکومت کی مبینہ اور روائتی دروغ گوئیوں میں سے ایک ہے۔

بعض "اپنوں" نے بھی اس سلسلے میں سہل انگاری اور ہوش کی جگہ جوش سے کام لے کر قایدِ حزب اختلاف کو "سادہ لوح" قرار دینے کی کوشش کر کے اپنی دور رسی اور سیاسی بصیرت کا اظہار کیا ہے۔ ہم ان کی خدمت میں مؤدبانہ گزارش کریں گے کہ وہ پرانی "رنجشوں" کو فراموش کر کے ملک کی تعمیر و ترقی میں حصہ لیں۔ ہم انہیں مشورہ دیں گے کہ ان کے زود نگار قلم کو ایسی کوئی چیز رقم نہیں کرنی چاہیے جس سے ان کی پوشیدہ عقربیت جھانک پڑے۔

پروفیسر غفور احمد صاحب کی وضاحت کے بعد ہمارے ان دوستوں کو ٹھنڈے دل سے سوچنا چاہیے کہ قایدِ حزب اختلاف پر سادہ لوحی کی پھبتی کستے وقت وہ خود کس قدر سادہ لوحی کے شکار تھے۔ پروفیسر صاحب نے واضح طور پر مبینہ سمجھوتے کی تردید کی ہے اور جس گفتگو کو سمجھوتے کا عنوان دیا جا رہا ہے اس میں انہوں نے خود اپنا شریک ہونا بیان کیا ہے۔

دو اشک ہی بہت ہیں گر کچھ اثر کریں — !

گذشتہ شمارہ میں ناظم انتخابات ضلع لائل پور خواجہ محمد اکرم کی بجائے عبدالحمید لکھا گیا ہے۔ احباب تصحیح فرما لیں۔

جمعیۃ علماء اسلام پنجاب اور انجمن خدام الدین لاہور کے امیر حضرت مولانا عبید اللہ انور ۲۱ر نومبر رات نو بجکر بیس منٹ پر لاہور سے بذریعہ ہوائی جہاز کراچی روانہ ہو گئے۔ موصوف کا یہ سفر زیارت حرمین شریفین کے لیے ہے۔ اڈہ پر موصوف کے احباب معتقدین اور جماعتی کارکن کافی تعداد میں موجود تھے جنہوں نے آپ کو الوداع کیا۔ دوسری اطلاع کے مطابق ۲۳ نومبر کو آپ کراچی سے سعودی عرب روانہ ہوئے

آپ نے کارکنوں کو اپنی جدوجہد تیز تر کرنے کی ہدایت کی۔ امید ہے کہ موصوف ایک ماہ میں واپس تشریف لے آئیں گے۔

موسم سرما کے
تحفے!
و کاغان اور سوات کی خالص اونی لوئیاں اور مکس چادریں، چترالی چغے
و سواتی شالیں، گلگت کی خالص
و آفتابی سلاجیت اور سوات کا
و خالص شہد ہمارے یہاں
دستیاب ہیں۔
(مولانا) محمد ابراہیم خطیب جامع مسجد حاجی رحمت اللہ نیو انارکلی لاہور

حفظ و ناظرہ اور تجوید کے
طلبا کیلیے خوشخبری
مدرسہ عربیہ زینت القرآن رجسٹرڈ، محلہ رسول پورہ گوجرانوالہ میں محترم مولانا قاری حافظ محمد ارشاد صاحب فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور اور محترم قاری محمد بشیر صاحب کی خدمات حاصل کر لی گئیں ہیں جو اپنی خداداد استعداد کے مطابق تعلیمی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ بیرونی طلباء کی رہائش، طعام، لباس، علاج و وظیفہ وغیرہ کا مدرسہ کفیل ہے۔ حفظ و ناظرہ و تجوید کے طلبہ اس سنہری موقعہ سے فایدہ اٹھائیں۔
مدرسہ مخیر حضرات سے تعاون کی اپیل کرتے ہوئے گذارش کرتا ہے کہ مدرسہ کا کوئی سفیر نہیں ہے۔ اس لیے زر اعانت براہِ راست مہتمم کے پتہ پر ارسال فرمائیں
الحاج صوفی عبدالرزاق مدنی مہتمم مدرسہ عربیہ زینت القرآن رجسٹرڈ گلی نمبر ۲ رسول پورہ حافظ آباد روڈ گوجرانوالہ

مولانا قائم الدین صاحب نواب شاہ

26 نومبر 1975

ہماری جدوجہد کا مقصدِ وحید!

امیر مرکزی حافظ الحدیث حضرت درخواستی مدظلّہٗ کے ہنگامی دورۂ سندھ کی مختصر رپورٹ

صوبہ سندھ برِّصغیر پاک و ہند کا وہ سعادت مند خطّہ ہے جسے باب الاسلام ہونے کا فخر حاصل ہے چشم تصور اور دیدۂ بینا سے دیکھا جاتے تو آج بھی خاندان اُمیہ کے جانباز محمد بن قاسمؒ اور اس کے اشارۂ ابرو پر جان نچھاور کرنے والے حق و صداقت کے پاسبانوں کے گھوڑوں کی ٹاپوں کی آوازیں سنائی دیں گی۔ جو ہزاروں میل کے سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے ریگ زار کفر و الحاد میں نور ایمان کی مشعلیں فروزاں کرنے کی غرض سے آئے تھے، انہی مجاہدین فی سبیل اللہ کے اخلاص و ایثار کے اثرات ہیں کہ مرور ایّام کے باوجود صوبہ سندھ کے باسیوں کے سینے نور ایمان سے منور و مستنیر ہیں، سینوں میں ایمان و ایقان اور اسلام سے شیفتگی و وارفتگی کی ایسی چنگاریاں دبی ہوئی ہیں کہ بادِ نسیم کا معمولی جھونکا انہیں شعلۂ جوالہ بنا سکتا ہے۔

اس حقیقت کی ہلکی سی جھلک امیر مرکزیہ جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلّہ کی سندھ میں تشریف آوری اور سندھ کے بعض مقامات کے ہنگامی دورے کے موقع پر نظر آتی

سرزمین سندھ ہی کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ یہاں مولانا تاج محمود امروٹیؒ اور حضرت ہالیجیؒ ایسے اکابرین ملت عرصہ دراز تک عامۃ الناس کے قلوب کو اسلام کے نور سے منور فرماتے رہے۔

سندھ کے مکینوں کے لیے یہ مژدہ کس قدر کیف آور تھا جب انہیں علم ہوا کہ جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی امیر حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی سندھ کے مختصر دورے پر تشریف لا رہے ہیں۔

اس اچانک خبر سے مردہ قلوب میں تازگی آجاتی ہے۔ پژمردہ چہرے مسرت و بشاشت سے کھل اُٹھتے ہیں۔ حضرت مدظلّہ کی آمد کا وقت معلوم کرنے کے لیے احباب و عوام باہمی رابطہ پیدا کرتے ہیں۔ حیدرآباد کے شہر میں ہر طرف خول کے غول اسٹیشن کی طرف رواں دواں ہے۔ ہر شخص عجیب قسم کا نشاط و سرور محسوس کر رہا ہے۔

دیکھتے ہی دیکھتے حیدرآباد کا اسٹیشن شربت دیدار کے پیاسوں سے بھر جاتا ہے مختلف ٹولیاں اور مختلف جتھے اپنے اپنے انداز میں حضرت کے محامد و محاسن بیان کرنے میں مگن ہیں لمحے گزر رہے ہیں دل کی دھڑکنیں تیز تر ہوتی جا رہی ہیں، عوام کا سیل رواں وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بڑھتا جا رہا ہے۔

جن لوگوں نے حضرت کو پہلے نہیں دیکھا وہ خیالات و تصورات کے تانے بانے بن رہے ہیں اس عالم میں دور سے گاڑی کے انجن پر نظر پڑتی ہے فضا اللہ اکبر کے نعروں سے گونج جاتی ہے۔ گاڑی سٹیشن پہ آکر رکتی ہے لوگ وارفتگی کے عالم میں گاڑی کی طرف لپکتے ہیں۔ اچانک ایک ڈبے سے حضرت نمودار ہوتے ہیں۔ حضرت مدظلّہ کا نورانی چہرہ دیکھتے ہی ہر طرف سے نعرۂ تکبیر۔ اللہ اکبر۔ حضرت درخواستی زندہ باد۔ قائد جمعیۃ زندہ باد۔ نفاذ شریعت زندہ باد کے نعروں کا سیلاب اُمڈ آتا ہے۔

استقبالیوں کے ایک گوشے سے نظام شریعت زندہ باد۔ ختم نبوت زندہ باد حضرت درخواستی زندہ باد مفتی محمود زندہ باد کی فلک شگاف صدائیں بلند ہوتی ہیں عجیب سماں ہے۔ عجیب منظر ہے۔ عجیب کیف کا عالم ہے۔ ہر شخص کی یہ خواہش ہے کہ میں زیادہ سے زیادہ قریب سے حضرت کے دیدار سے آنکھیں روشن کروں۔ مصافحہ کے لیے تگ و دو ہو رہی ہے۔ کسی کو کسی کی کوئی خبر نہیں بس ایک ہی خواہش ہے۔ ایک ہی تمنّا ہے۔ ایک ہی آرزو ہے اور وہ ہے کہ حضرت مدظلّہ کا قریب سے دیدار اور دست بوسی۔ منظر کیا تھا۔ لوٹنے کی جائے تھی۔ اسی جم غفیر سے نکلتے ہوئے حضرت گاڑی میں سوار ہوئے اور قیام گاہ پر پہنچے۔ وہاں بھی دیوانوں کا جھرمٹ اور پروانوں کی محفل۔

دن گزر گیا رات کی آمد آمد کہ نفریں بجنے لگیں۔ راتیں روز آتی ہیں روز گزر جاتی ہیں آج کی رات کا اس قدر انتظار کیوں ہے کہ دن ختم ہونے اور غروب آفتاب کے لیے دعائیں مانگی جا رہی ہیں لمحے گھڑیاں اور گھڑیاں مہینے بنی ہوئی ہیں۔

معلوم ہوا کہ آج کی رات واقعی غیر معمولی اہمیت کی حامل ہے آج شب حضرت حافظ الحدیث نے لطیف آباد میں خطاب فرمانا ہے۔ لطیف آباد کے وسیع و عریض پنڈال میں لوگ جمع ہیں ہر طرف سے لوگ کھچے چلے آرہے ہیں محسوس ایسا ہوتا ہے کہ حیدرآباد شہر خالی ہو کر اس پنڈال میں سمٹ آیا ہے جلسے کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز کر دیا گیا ہے ایک قاری صاحب تلاوت قرآن حکیم فرما رہے ہیں جمعیۃ کی کارکردگی پروگرام اور آئندہ عزائم بیان

رہے ہیں اسٹیج سے اعلان ہوتا ہے: حضرت تشریف لا رہے ہیں۔ نعرہ ہائے تکبیر بلند ہوتے ہیں۔ حضرت درخواستی سبک رفتاری سے اسٹیج پر رونق افروز ہوجاتے ہیں نعروں کے شور میں کان پڑی آواز سنائی نہیں دیتی۔

حضرت خطبۂ مسنونہ شروع کرتے ہیں سامعین گوش برآواز ہوجاتے ہیں جو شخص جہاں کھڑا تھا وہیں بیٹھ گیا۔ انسانوں کا جنگل اگا ہوا ہے اور ساکت وجامد۔ خطبۂ مسنونہ کے بعد قرآن کریم کی آیات تلاوت ہورہی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات خود رسول اللہ کی زبان میں بیان ہورہے ہیں۔ مخصوص انداز ہے۔ مخصوص لہجہ ہے۔ سننے والوں کے کانوں میں آواز رس گھول رہی ہے۔ لگتا ایسا ہے جیسے مجمع سہم گیا ہو۔

قرآن وحدیث کی زمزمہ سنجیوں کے بعد اردو میں تقریر کا آغاز ہوتا ہے ارشاد فرماتے ہیں یہ ملک اسلام کے نام پر وجود میں آیا تھا اس کی بقا بھی اسلامی نظام کے عملی نفاذ میں ہے ہماری جدوجہد کا مقصد وحید اسلامی نظام کا نفاذ ہے ہم اس کے سوا کچھ نہیں جانتے۔ ہماری رات دن یہی کوشش ہے کہ اس ملک کو خلافت راشدہ کی بہاریں نصیب ہوں۔ اس مقصد کے لیے ہمیں کتنی ہی بڑی قربانی دینی پڑے ہم اس کے لیے ہر وقت تیار ہیں ہم نظام شریعت لاکر دم لیں گے اگرچہ اس کے لیے ہمیں اپنی جان تک قربان کرنی پڑے۔

نظام شریعت زندہ باد۔ حضرت درخواستی زندہ باد کی صدائیں بلند ہوتی ہیں۔ حضرت علم و حکمت کے موتی بکھیر رہے ہیں اور عوام بت بنے بیٹھے ہیں ملا کا ایک حصہ گزر جاتا ہے۔ دعا ہونے لگی۔ آپ نے فرمایا خدا سے مانگ لو اب مانگنے کا وقت ہے۔ لوگوں نے گڑگڑانا شروع کردیا ہر شخص کے ہاتھ اپنے پالنہار کے حضور اٹھے ہوتے ہیں جلسہ اختتام پذیر ہوگیا اور حضرت کے آئندہ پروگرام کا اعلان کیا گیا۔

حیدرآباد سے میرپور خاص تشریف آوری ہوئی دو عظیم الشان جلسوں سے خطاب کیا۔ شہداد پور۔ بیرانی سے ہوتے ہوئے نواب شاہ تشریف لے گئے۔ یہاں بھی لوگوں کے اشتیاق زیارت کا عالم کچھ کم نہ تھا۔ یہاں آپ نے کلی جامع مسجد میں ایک دینی مدرسہ کا سنگِ بنیاد رکھا۔ اطراف وجوانب کے لوگ بھی کثیر تعداد میں جمع ہیں اور آپ سے حکمت و دانائی کی باتیں سننے کے لیے بے چین ومضطر ہیں۔

نماز ظہر کے بعد آپ نے خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ پاکستان بناتے وقت جو مقاصد بیان کیے گئے تھے اٹھائیس سال کا طویل عرصہ گزر جانے کے بعد بھی پاکستان ان مقاصد سے محروم ہے کون نہیں جانتا کہ تخلیق پاکستان کا مقصد نظام شریعت کا نفاذ بتایا گیا تھا مگر اقتدار کی کرسیوں پر براجمان طبقہ نے اس مقصد سے کھلم کھلا انحراف کیا اور خدا و رسول کے ساتھ غداری کی۔ ہم اسلام کے ان غداروں کے خلاف جدوجہد کر رہے ہیں۔ آپ ہمارے ساتھ تعاون کریں۔ ہم اس ظالمانہ فرنگی نظام کو مٹا کر یہاں محمدی نظام نافذ کرکے رہیں گے۔ عوام نے پرجوش انداز میں تعاون کا یقین دلایا۔

نواب شاہ سے فراغت کے بعد حضرت درخواستی مدظلہ دریا خان مری تشریف لے گئے۔ دریا خان مری سندھ کا وہ قصبہ ہے جہاں سے سندھ میں جمعیۃ کو جنرل الیکشن میں سب سے زیادہ ووٹ ملے تھے اس قصبہ کے باسیوں کی یہ خصوصیت ہے کہ وہ مکمل طور پر علماء حق سے وابستہ ہیں حضرت مفتی صاحب کی آمد پر بھی اس قصبہ کے متدین اور جرأت مند عوام نے آپ کا فقید المثال استقبال کیا تھا اور حضرت کی آمد پر بھی انھوں نے اس جرأت و یکجہتی کا مظاہرہ کیا اکابرین کی خدمت و زیارت سے اس قصبہ کے لوگوں کے دلوں میں تازگی اور روح میں بالیدگی پیدا ہوتی ہے۔

مدرسہ قاسم العلوم کی جامع مسجد میں حضرت مدظلہ کے خطاب کا پروگرام بنا لوگوں کا اژدھام ہے اور زندہ باد کے نعرے ہیں حضرت اسٹیج پر تشریف لاکر تقریر کا آغاز فرماتے ہیں خطبہ مسنونہ کے بعد آپ نے فرمایا ملک میں امیر و غریب کی جنگ چل رہی ہے۔ ہر آدمی پریشان ہے پورا ملک انتشار کی لپیٹ میں ہے۔ آوے کا آوہ ہی بگڑا ہوا ہے یہ سب کچھ دل کے بگاڑ سے شروع ہوا ہے اور تمام جسم میں پھیل گیا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ انسان کے جسم میں گوشت کا ایک لوتھڑا ہے اگر وہ درست ہوجائے ——— ——— تو جسم کا تمام نظام درست ہوجاتا ہے۔ اور وہ دل ہے اس لیے دل کی درستگی کا انتظام کرو۔ باہر کا نظام خود بخود درست ہوجائے گا۔ تمام کائنات کی باگ ڈور کا تعلق دل سے ہے اسے قرآن وحدیث سے منور کرلو باہر کی تاریکی خود بخود چھٹ جائے گی اللہ کا قرآن دنیا میں بھی کام آئے گا قبر میں بھی اور آخرت میں بھی۔ مگر افسوس کہ تم نے اس حقیقت کو نہ سمجھا اور روٹی کپڑے اور مکان جیسے نعروں کے فریب میں آگئے۔

تم نے خدا اور رسول سے منہ موڑ لیا جس سے خدائے واحد و قہار تم سے روٹھ گیا۔ اور اس ذات بابرکات نے ایسے اسباب پیدا کردیئے کہ روٹی کپڑا تو کیا ملتا جو کچھ پاس تھا وہ بھی ختم ہوگیا اب مہنگائی کا یہ عالم ہے کہ کسی چیز کو ہاتھ لگانا آسان نہیں ہر آدمی پریشان ہے کچھ سجھائی نہیں دیتا آپ نے فرمایا اب بھی وقت ہے۔ آپ توبہ کریں اور اس ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کے لیے کوشش کریں۔

آپ نے فرمایا جمعیۃ علماء اسلام نظام شریعت کے نفاذ کے لیے تگ و تاز کر رہی ہے آپ اس کے رکن بن کر اس کے ساتھ تعاون کریں ہم اس موجودہ سرمایہ دارانہ فرنگی نظام کو بیخ و بن سے اکھاڑ کر ہی قرار پا

باقی صفحہ ۱۴ پر

مولانا مفتی محمود ایم - این - اے
جنرل سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

شرعی عدالتوں کے قیام کا فیصلہ

ایک اہم قومی تقاضہ کی تکمیل کی طرف پہلا قدم

جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام ۲۶-۲۵، اکتوبر کو گوجرانوالہ میں منعقد ہونے والے آل پاکستان نظام شریعت کنونشن کا یہ انقلابی فیصلہ ملک بھر میں حیرت و استعجاب سے ساتھ پڑھا گیا کہ جب تک حکومت پاکستان ملک میں قرآن و سنت کا نظام اور اسلامی حدود و تعزیرات نافذ نہیں کرتی۔ جمعیۃ علماء اسلام ملک بھر میں ہر سطح پر شرعی عدالتیں قائم کرے گی۔ تاکہ مسلمانوں کے باہمی تنازعات و مقدمات کا تصفیہ قرآن و سنت کی روشنی میں ہو سکے۔

یہ فیصلہ اس قدر غیر متوقع اور عمل در آمد کے نقطہ نظر سے بظاہر غیر یقینی ہے کہ بہت سے حلقے ابھی تک اس شبہہ کا شکار ہیں کہ آیا جمعیۃ علماء اسلام اس فیصلہ کو عملی جامہ بھی پہنائے گی یا محض سیاسی تقاضوں کے پیش نظر شرعی عدالتوں کے قیام کا اعلان کیا گیا ہے اس لیے ضرورت محسوس ہو رہی ہے کہ اس اہم فیصلہ کے پس منظر۔ اس کے تقاضوں اور اس سے متعلق جمعیۃ علماء اسلام کے آئندہ پروگرام کے بارے میں کچھ ضروری امور عوام کے سامنے لائے جائیں۔

جہاں تک شرعی فیصلوں کی ضرورت و اہمیت کا تعلق ہے۔ کسی بھی مسلمان کو اس میں کلام نہیں ہو سکتا کیونکہ ہر مسلمان بحیثیت مسلمان اس امر کا پابند ہے کہ اس کی زندگی کے تمام امور قرآن و سنت کے مطابق طے ہوں۔ اور مسلم قوم پر بحیثیت قوم لازم ہے کہ اس کے تمام فیصلے شریعت محمدیہ علی صاحبہا التحیۃ والسلام کی روشنی میں ہوں۔ کیونکہ اسلام محض عبادات و اخلاق کے کسی مجموعہ کا نام نہیں بلکہ ایک مکمل نظام حیات ہے جس میں سیاست معیشت اخلاق، تعلیم، قانون، عقائد، عبادات اور معاشرت غرضیکہ انسانی زندگی کے ہر پہلو کے بارے میں مکمل راہ نمائی موجود ہے اس راہ نمائی کی حیثیت کسی اختیاری مضمون جیسی نہیں کہ جس کا جی چاہا قبول کر لیا اور جسے پسند نہ آیا نظر انداز کر دیا۔ بلکہ اسلام ایک اکائی کی حیثیت رکھتا ہے جس کے سیاسیات، قانون اور اقتصادیات و معیشت کے شعبوں کو قبول کرنا بھی اسی طرح ضروری ہے جس طرح عقائد، عبادات اور اخلاق کے دائرہ میں اسلامی احکام پر عمل کرنا فرض ہے۔ برصغیر میں ہندوؤں سے الگ ایک مسلم ملک کی حیثیت سے پاکستان کے قیام کی جدوجہد کا بنیادی مقصد بھی ملت اسلامیہ کے ذہن میں یہی تھا اور اسی مقدس مقصد کی خاطر لاکھوں جیالوں نے اپنے خون کی قربانی دی تھی کہ پاکستان میں اسلام ایک مکمل نظام حیات کے طور پر نافذ و ساری ہوگا اور ملت اسلامیہ زندگی کے تمام شعبوں میں اسلامی احکام و فرمودات پر عمل کر کے نظام شریعت کی برکات سے بہرہ ور ہو سکے گی ورنہ عقائد عبادات اور اخلاق کے باب میں نہ تو فرنگی حکومت نے کبھی مداخلت کی تھی اور نہ آج ہندوستان کی سیکولر حکومت سے بھارت کے مسلمانوں کو اس نوعیت کی کوئی شکایت ہے۔

لیکن قیام پاکستان کے بعد سے اب تک اسلام کو بطور ایک نظام زندگی نافذ کرنے کی آج تک کوئی سنجیدہ کوشش نہیں کی گئی۔ جتنی حکومتیں بھی برسر اقتدار آئی ہیں اسلام کا نام سب نے لیا ہے کسی نے اقتدار کے حصول کے لیے اور کسی نے اقتدار کے تحفظ کے لیے اور بس! اس سے زیادہ پاکستان کی تاریخ میں اسلام کا اور کوئی مصرف نہیں سمجھا گیا۔

پاکستان میں جتنے آئین بھی نافذ ہوئے ملکی قوانین کو قرآن و سنت کے مطابق ڈھالنے کی نوید اور اسلامی مشاورتی کونسل کے قیام کی خوشخبری ہر آئین میں قوم کو دی گئی لیکن عملاً کسی ایک قانون کو بھی اسلام کے سانچے میں فٹ نہ کیا جا سکا بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ اسلامی قوانین کے نفاذ کی کوششوں کی پوری قوت کے ساتھ حوصلہ شکنی کی گئی تو بے جا نہ ہوگا۔ ریاست قلات اور ریاست بہاولپور میں پاکستان کے ساتھ الحاق سے قبل قضاء کا شرعی نظام نافذ تھا جو الحاق کے بعد ختم کر دیا گیا اور اس طرح ان ریاستوں میں جہاں انگریز خود اپنا قانون نافذ نہ کر سکا تھا۔

حکومت پاکستان نے وہاں فرنگی قانون کے نفاذ کا فریضہ سرانجام دیا ۷۰ء کے انتخابات کے بعد جب بلوچستان اور سرحد میں جمعیۃ علماء اسلام اور نیپ کی حکومتیں قائم ہوئیں تو دونوں صوبوں میں اسلامی قوانین کے لیے کمیشن قائم کیے گئے۔ سرحد کے کمیشن میں مولانا محمد یوسف بنوری مولانا علامہ شمس الحق افغانی اور راقم الحروف کے علاوہ صوبائی وزیر قانون امیر زادہ خان اور ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کے نمائندے

شامل تھے۔ جبکہ بلوچستان میں کمیشن کے سربراہ جسٹس فضل غنی تھے اور اس میں مولانا عبد الغفور اور مولانا محمد عمر کے علاوہ دیگر قانون دان بھی شامل تھے بلوچستان کمیشن رپورٹ مکمل کر کے پیش کر چکا تھا اور سرحد کمیشن کی رپورٹ زیر تکمیل تھی کہ بلوچستان کی اکثریتی حکومت غیر آئینی طور پر برطرف کر دی گئی اور صوبہ سرحد کی حکومت اس غیر جمہوری اقدام پر احتجاج کرتے ہوئے مستعفی ہو گئی۔ لیکن اس کے بعد آج تک سرحد یا بلوچستان کسی صوبہ میں بھی کمیشن کی رپورٹ اور کارکردگی سے فائدہ اٹھانے کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی یہ معاملہ وہیں پر سٹاپ ہے۔ جہاں جمعیت اور نیپ کی حکومتوں نے چھوڑا تھا اور اس سلسلہ میں کوئی پیش رفت نہیں ہوئی اس طرح ۱۹۷۳ء کے آئین میں یہ طے کیا گیا تھا کہ تمام قوانین کو سات سال کے عرصہ میں قرآن و سنت کے مطابق بنا دیا جائے گا۔ اس مقصد کے لیے اسلامی نظریاتی کونسل قائم کی گئی جس کے ذمہ آئین کی رو سے یہ ضروری ہے کہ وہ مروجہ قوانین کو قرآن و سنت کے مطابق بنانے کے متعلق ہر سال ایک رپورٹ پیش کرے لیکن دو سال سے زائد عرصہ گزر جانے کے باوجود نہ تو کسی مروجہ قانون کو قرآن و سنت کے مطابق بنایا گیا ہے اور نہ اسلامی نظریاتی کونسل نے اسمبلی میں کوئی رپورٹ پیش کی ہے۔

ان حالات میں اسلامی قوانین کے نفاذ کے سلسلہ میں حکمران گروہ کی طرف سے مایوس ہو جانا فطری امر ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ہم اس مسئلہ میں حکمران گروہ کی طرف سے مکمل طور پر مایوس ہو چکے ہیں۔

اور اگر جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے شرعی عدالتوں کے قیام کے فیصلہ کو اس مایوسی کا فطری اور خوشگوار ردعمل قرار دیا جائے تو یہ بات کچھ غلط نہ ہو گی۔ کیونکہ ہمارے اس اقدام میں بنیادی طور پر یہی جذبہ کارفرما ہے کہ اگر حکومت شرعی قوانین کے نفاذ کی طرف سنجیدگی سے آگے بڑھنے کے لیے آمادہ ہیں تو جس حد تک شرعی قوانین پر عملدرآمد ہمارے لیے ممکن ہے اس سے گریز نہ کریں اور ایک نظام قائم کر کے اس مقدس عمل کا آغاز کریں۔ تاکہ قوم نظام شریعت کی برکات سے بہرہ ور ہو سکے اس وجہ سے ہم نے شرعی عدالتوں کے آغاز کے لیے ان تنازعات و مقدمات کو بنیاد بنانے کا فیصلہ کیا ہے جن میں سرکار فریق نہیں ہوتی اور جن میں دونوں فریق اپنی مرضی سے کسی بھی حکم کا فیصلہ قبول کر سکتے ہیں تاکہ مروجہ قانون سے ٹکراؤ پیدا کیے بغیر رضاکارانہ بنیادوں پر شرعی عدالتوں کے قیام کا نظام استوار ہو سکے۔ اس نظام کے قیام سے جہاں اور بہت سے فوائد اور برکات سامنے آئیں گے وہاں

۱۔ اسلامی نظام کا قانونی شعبہ ایک فعال اور قابل عمل ضابطہ کی حیثیت سے سامنے آئے گا۔

۲۔ عامۃ المسلمین میں اپنے تنازعات کو قرآن و سنت کے مطابق طے کرنے کا رجحان پیدا ہو گا۔

۳۔ معمولی دیوانی تنازعات پر فریقین مروجہ عدالتوں کے بے پناہ اخراجات اور طویل طویل مدت کی تاریخوں کی صورت میں وقت کے ضیاع سے عوام کو نجات ملے گی اور

۴۔ خدا کے قانون کو مسلم معاشرہ میں عملاً نافذ کرنے کے مقدس عمل کا آغاز ہو گا۔

یہ تمام نظام رضاکارانہ بنیادوں پر ہو گا علماء کرام اپنے اپنے حلقہ اثر میں عوام کو ترغیب دلائیں گے کہ وہ اپنے تنازعات کا فیصلہ قرآن و سنت کے مطابق شرعی عدالتوں سے کرائیں اور اس طرح جو لوگ اپنے تنازعات عدالتوں کے پاس لائیں گے قاضی ان کے فیصلے اسلامی اصولوں کے مطابق کریں گے۔

اس نظام میں بھی اپیل کی گنجائش رکھی جائے گی۔ اگر ضلعی قاضی کے فیصلہ پر شرعی نقطہ نظر سے کسی کو اطمینان نہ ہوا تو صوبائی عدالت شرعیہ کے پاس وہ اپیل کر سکے گا اور وہاں بھی اطمینان نہ ہوا تو مرکزی عدالتِ شرعیہ اپیل کی سماعت کرے گی۔ اس مقصد کے لیے جمعیۃ علماءِ اسلام کی مرکزی مجلسِ شوریٰ مرکز اور صوبوں کی سطح پر قضاۃ کا تقرر کر چکی ہے۔ جس کی ترتیب یوں ہے۔

مجلس شوریٰ نے یہ بھی طے کیا ہے کہ عدالت عالیہ شرعیہ پاکستان کے دفاتر مدرسہ قاسم العلوم اندرونِ شیرانوالہ گیٹ لاہور۔ عدالت عالیہ شرعیہ پنجاب کے دفاتر مدرسہ قاسم العلوم کچہری روڈ ملتان اور باقی صوبائی عدالتوں کے دفاتر صوبائی صدر مقامات میں ہوں گے۔

ہم یہ کوشش کر رہے ہیں کہ عدالتی طریق کار جلد سے جلد طے کر کے اضلاع کی سطح پر قضاۃ کا تقرر کر لیا جائے تاکہ نئے قمری سال کے آغاز کے ساتھ ہی ہم شرعی عدالتوں کے نظام کا بھی آغاز کر سکیں۔

اس موقع پر یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ جمعیۃ علماء اسلام نے پوری سنجیدگی کے ساتھ سوچ بچار کے بعد یہ انقلابی قدم اٹھایا ہے اور اس کا بنیادی محرک صرف یہی جذبہ ہے جس کا ذکر اوپر کر آیا ہوں کہ جہاں تک ہمارے بس میں ہے ہم شرعی قوانین کے نفاذ کے عمل سے گریز نہ کریں کیا بعید کہ اللہ تعالیٰ اس نیک عمل کی بدولت ہمیں مکمل اسلامی نظام کی دولت عظمیٰ سے بہرہ ور فرمائے۔

آخر میں عامۃ المسلمین۔ علماء کرام اور ملک بھر کی دینی و سیاسی جماعتوں سے گزارش ہے کہ وہ اس مقدس اور نیک پروگرام کی تکمیل اور کامیابی کے لیے جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ بھرپور تعاون کریں تاکہ ہم سب مل جل کر ملک میں نظام شریعت کے نفاذ کی مقدس مہم کا عملاً آغاز کر سکیں۔

کیا آپ فراموش کر چکے ہیں؟
----- کہ: -----
پاکستان اسلامی نظام کے نفاذ کیلیے
معرض وجود میں آیا تھا؟

اگر آپ نے اس حقیقت کو فراموش نہیں کیا تو آج ہی پاکستان میں نظام شریعت کے نفاذ کی علمبردار جمعیۃ علماءِ اسلام کا رکنیت فارم پُر کر کے نظام شریعت کے نفاذ کی عملی جد وجہد میں شریک ہوں۔ رکنیت سازی کی مہم دسمبر کے آخر تک جاری رہے گی۔

منجانب: محمد طیب قذافی دواخانہ بورے والہ

نمائندہ خصوصی۔

ہمارے لیے اسمبلیوں میں بیٹھ کر ووٹروں کی نمائندگی کا فرض ادا کرنا محال ہوتا جا رہا ہے

مولانا مفتی محمود

جمعیۃ علماء اسلام کی رکنیت سازی کی مہم کو دیگر تمام امور پر فوقیت دی جائے۔

انتخابی منشور میں ترامیم و اضافہ کے لیے دو رکنی منشور کمیٹی قائم کر دی گئی۔

راولپنڈی میں مرکزی مجلس شوریٰ کے ہنگامی اجلاس میں اہم فیصلے!

راولپنڈی: قومی اسمبلی میں حزب اختلاف کے معزز ارکان کو قاید محترم حضرت مولانا مفتی محمود سمیت زبردستی باہر دھکیلنے اور آئین میں ترمیم کے چوتھے غیر جمہوری بل کے غیر آئینی طریقوں سے منظور کیے جانے کے بعد تازہ ترین صورتحال پر غور و خوض کے لیے قاید جمیعۃ حضرۃ مولانا مفتی محمود مدظلہ نے مرکزی مجلس شوریٰ کا ہنگامی اجلاس مختصر نوٹس پر ۱۷ر نومبر ۱۹۷۵ء بروز پیر صبح نو بجے راولپنڈی میں طلب کر لیا۔ مختصر ترین نوٹس پر طلب کیے جانے کے باوجود مجلس شوری کے بیشتر ارکان نے اجلاس میں شرکت فرمائی۔

اجلاس ۱۷ر نومبر کو صبح ۱۰½ بجے دار العلوم حنفیہ عثمانیہ ورکشاپی محلہ میں جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے امیر حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ کی زیر صدارت شروع ہوا، جب کہ پون گھنٹہ بعد امیر مرکزیہ حضرت مولانا محمد عبد اللہ درخواستی دامت برکاتہم تشریف لا کر مسند صدارت پر رونق افروز ہوئے۔

کارروائی کا آغاز مولانا قاری سعید الرحمٰن صاحب آف بہبودی نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔

قائد جمعیۃ کا خطاب!

اس کے بعد قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ نے اجلاس طلب کرنے کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے تازہ ترین سیاسی صورتحال آئین میں ترامیم کے چوتھے بل کے مضمرات اور قومی اسمبلی سے ارکان حزب اختلاف کو جبراً باہر دھکیلنے کے واقعہ پر روشنی ڈالی۔ آپ نے فرمایا کہ ہم نے گذشتہ ۹½ ماہ سے حکومت کی غیر جمہوری کارروائیوں اور حزب اختلاف پر اسمبلی کے اندر بھی بے جا قدغنوں پر احتجاج کرتے ہوئے پارلیمنٹ کا بائیکاٹ کر رکھا تھا، لیکن قومی پریس اور رائے عامہ کے پرزور اصرار پر متحدہ جمہوری محاذ کی ہدایت کے مطابق ہم نے گذشتہ دنوں بائیکاٹ ختم کر دیا۔ اور اسمبلیوں میں واپس آ گئے۔ ہم نے اس مرحلہ پر حکمران گروہ خصوصاً وزیر اعظم بھٹو سے کہہ دیا تھا کہ ہمارے آیندہ رویہ کا انحصار آپ کے طرز عمل پر ہو گا۔ ہمیں اس سے پہلے بھی آپ سے گلہ ہے کہ اتنے طویل بائیکاٹ کے دوران ایک بار بھی آپ نے سنجیدگی کے ساتھ ہم سے ہماری شکایات، مشکلات اور بائیکاٹ کی وجوہ دریافت نہیں کیں اور نہ اس سلسلے میں ہم سے باضابطہ رابطہ قائم کیا۔ آیندہ بھی ہمارا رویہ آپ کے رویہ کے مطابق ہو گا، اگر آپ تعاون کے جذبہ سے کام کریں گے ہمارا رویہ بھی ایسا ہو گا۔ اگر آپ نے حسب سابق ہمارے لیے مشکلات پیدا کرنے کی کوشش کی تو ظاہر ہی ہے کہ ہمارا ردعمل بھی اس کے مطابق ہو گا۔

اس کے بعد سپریم کورٹ کا فیصلہ نیپ کے خلاف سامنے آیا اور وزیر اعظم بھٹو نے ٹی۔ وی پر تقریر کے دوران ہمارے خلاف جو کچھ کہا اسے پورے ملک نے سنا۔ تقریر کے بعد بھی بھٹو صاحب نے مجھے بات چیت کے لیے بلایا، لیکن میں نے بے سود سمجھتے ہوئے انکار کر دیا۔

آئین میں ترمیم کا بل

۱۱ر نومبر کو شام قومی اسمبلی کا اجلاس شروع ہونے سے قبل سپیکر قومی اسمبلی، وزیر قانون معراج خالد، وزیر تعلیم عبد الحفیظ پیرزادہ نے مجھے مل کر کہا کہ آئین میں دو ترمیمیں بہت ضروری ہیں ایک تو اقلیتی فرقوں کی نشستوں کے سلسلے میں ہے اور دوسری یہ ہے کہ آئین میں اسمبلی کے لیے سال میں ایک سو تیس دن اجلاس کرنا ضروری

ہے۔ جب کہ عملاً یہ مشکل ہے، اس لیے آئین میں ترمیم کرکے درمیان میں چھٹی کے دنوں کو بھی ایام کام میں شامل کر لیا جاتے تو یہ مشکل حل ہو جاتے گی۔ انہوں نے کہا ہم چاہتے ہیں کہ ترمیمی بل سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس بھیجنے کی بجائے اسمبلی میں ہی منظور کر لیا جائے۔ ہم نے سوچا ہ ان دو ترامیم کے منظور ہو جانے میں کچھ یادہ ضرر نہیں ہے، اس لیے یہ شرط پیش کر دی ہ اس صورت حال میں ہمیں اسمبلی میں اس ل پہ بحث کی اجازت دی جائے۔ انہوں نے اسے مان لیا۔ اور ہمارے درمیان زبانی طور پر یہ بات طے ہوئی۔

غیر جمہوری ترامیم

لیکن جب ہم نے اس ترمیمی بل کا مطالعہ یا تو اس میں ان دو ترامیم کے علاوہ ہائی کورٹ ے اختیارات کو سلب کرنے اور اسمبلی کے رکان کو رکنیت سے الگ کرنے کے لیے سادہ ثریت سے قانون منظور کر لینے کی گنجائش کی ت بھی شامل تھی۔ حالانکہ اس کے بارے ں ہمیں کچھ نہیں بتایا گیا تھا اور ان ترامیم کے منظور جانے کا نتیجہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ ہمارے لیے سیاسی عمل کے تمام دروازے بند ہو جائیں ہم حکومت اور پولیس کے رحم وکرم پر رہ جائیں یا یہ بل ایک طرح سے ہماری سیاسی موت دستاویز ہے جسے ہم کسی صورت بھی منظور ں کر سکتے۔

دوسری طرف حکومت کو اس بل کے جلد ظور کرنے سے اس قدر دلچسپی تھی کہ پورے میں ڈی۔ سی اور ایس۔ پی۔ حضرات سے ر سرکاری پارٹی کے ارکان اسمبلی کو جمع کیا گیا تاکہ یم کے لیے مطلوبہ ووٹ حاصل ہو سکیں۔

جب اسمبلی میں بل باضابطہ پیش ہوا تو ہم کہا کہ چونکہ ہمیں بل کے تمام مندرجات کے ے میں نہیں بتایا گیا تھا۔ ہمارے ساتھ صرف اقلیتی فرقوں کی نشستوں اور اسمبلی کے ایام کار کے بارے میں بات کی گئی تھی۔ ہائی کورٹ کے اختیارات سلب کرنے اور ارکانِ اسمبلی کی رکنیت ختم کرنے سے متعلق ترامیم سے آگاہ نہیں کیا گیا تھا، اس لیے ہم اس زبانی سمجھوتے کے پابند نہیں ہیں۔ چنانچہ بل پر شق وار بحث شروع کر دی گئی اور بتایا گیا کہ روزانہ دو اجلاس کرکے جلدی جلدی یہ بل منظور کر لیا جاتے گا۔ ہم نے کہا کہ اتنی جلدی کی ضرورت نہیں۔ اکثریت تو آپ کے پاس موجود ہے۔ آپ جب چاہیں منظور کرا سکتے ہیں۔ اس لیے معمول کے مطابق روزانہ صرف ایک اجلاس ہو، تاکہ ہم بھی غور وخوض کر سکیں اور آپس میں صلاح مشورہ کرکے بل میں کچھ ترامیم تجویز کر سکیں، لیکن جمعہ کے روز صبح کے اجلاس کے بعد سپیکر نے شام ۴ بجے دوبارہ اجلاس کا اعلان کر دیا۔

مؤدبانہ درخواست

شام ۴ بجے ہم اجلاس کے لیے پہونچے تو سپیکر سے مؤدبانہ گذارش کی کہ ہمیں بل پر غور اور اس میں ترامیم تجویز کرنے کے لیے وقت دیا جاتے۔ اس لیے ہماری درخواست ہے کہ آج شام کا اجلاس نہ ہو، لیکن ہماری گذارش کو قبول نہ کیا گیا اور اسمبلی میں اس پر شور وغل شروع ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد سپیکر نے کہا کہ چار ارکانِ اسمبلی کو میں حکم دیتا ہوں کہ وہ آج کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکتے۔ اس لیے وہ اسمبلی ہال سے باہر چلے جائیں۔

سپیکر نے تعداد تو چار کی بتائی، لیکن نام تین لیے۔ چوہدری ظہور الٰہی، میاں محمود علی قصوری، اور ملک محمد سلیمان۔ ہم نے کہا کہ ہم اس طرح اسمبلی سے باہر نہیں نکلتے۔ اس کے ساتھ ہی سپیکر نے چھ بجے تک کے لیے اجلاس ملتوی کرنے کا اعلان کر دیا۔ ہم نے اسمبلی ہال کے اندر ہی مغرب کی اذان کہ کر نماز ادا کی۔ اور وہیں بیٹھ گئے

اسی دوران وزیر اعظم بھٹو بھی چیمبر میں آگئے۔ اسمبلی کا اجلاس چھ بجے شروع نہ ہو سکا۔ پونے سات بجے ہم نے عشا کی نماز ادا کی۔ ابھی نماز سے فارغ ہوتے ہی تھے کہ سارجنٹ ایٹ آرمز سفید کپڑوں میں فیڈرل سیکورٹی فورس کے پچاس ساٹھ نوجوانوں کی فوج لے کر اسمبلی ہال میں داخل ہوا۔ جب کہ سپیکر موجود نہ تھے اور ——— قانون کے مطابق سپیکر کی اجازت کے بغیر ارکانِ اسمبلی کے سوا کوئی شخص اسمبلی ہال میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اس سے قبل گیلریاں خالی کرالی گئیں، لیکن بعض اخبار نویسوں نے بھی باہر جانے سے انکار کر دیا

غنڈہ گردی

ان آدمیوں نے اندر داخل ہونے کے بعد چوہدری ظہور الٰہی کو سیٹ سے اٹھا کر باہر دھکیلنے کی کوشش کی، ہم نے اس کی مزاحمت کی، لیکن اپوزیشن کے ایک ایک رکن کو پانچ پانچ چھ چھ افراد نے پکڑ لیا۔ خود مجھے سات آٹھ افراد نے گرفت میں لے رکھا تھا اور ہمیں اسمبلی ہال سے باہر دھکیلنے لگے۔ راستہ میں دو تین جگہ میں بیٹھ گیا کہ ہم باہر نہیں جاتے، لیکن کہیں اٹھا کر اور کہیں گھسیٹ کر ہمیں اسمبلی ہال، بلکہ اس عمارت سے باہر نکال دیا گیا اور تمام دروازے مقفّل کرکے ۲۳ منٹ کے اندر ترمیمی بل کو منظور کر لیا گیا۔

ہم نے گورنمنٹ ہوسٹل جا کر پریس کے نمایندوں کو صورت سے آگاہ کیا اور اس غنڈہ گردی پر شدید احتجاج کیا۔

قاید جمعیۃ نے آئین میں کی گئی ترامیم کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ کورٹ کے اختیارات سلب کر لیے گئے ہیں اور اب نہ صرف کورٹ قبل از گرفتاری ضمانت لینے کے اختیار سے محروم ہو گیا ہے، بلکہ گرفتاری کے بعد بھی جب تک پولیس کورٹ میں مقدمہ پیش نہ کرے کورٹ کچھ نہیں کر سکتا۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ پولیس جس شخص کو جب چاہے پکڑ لے، غائب کر دے کوئی پوچھنے والا

نہیں۔ اور گرفتار ہونے کے بعد بھی جب تک پولیس گرفتاری کا اقرار نہ کرے اور کورٹ میں ریکارڈ پیش نہ کرے اس کی کوئی شنوائی نہیں ہوسکتی۔

اسی طرح ارکان اسمبلی کی رکنیت ختم کرنے کے بارے میں ترمیم کے منظور ہوجانے کے بعد حکمران پارٹی سادہ اکثریت سے قانون بنا کر جس رکن کو چاہے اسمبلی کی رُکنیت سے الگ کرسکتی ہے، جس کے بعد اسمبلی کا ہر رُکن حکمران پارٹی کے رحم وکرم پر رہ جاتا ہے، جب تک اسے حکمران پارٹی کی رضا حاصل ہو ٹھیک ہے ورنہ رکنیت سے ہاتھ دھونا پڑیں گے۔

ان حالات میں اسمبلیوں میں ووٹروں کی نمایندگی کا فرض ادا کرنا ہمارے لیے دن بدن مشکل ترین ہوتا جارہا ہے۔

جنرل الیکشن کا ڈھونگ

مفتی صاحب نے کہا: حکمران پارٹی اپوزیشن کے رہنماؤں اور کارکنوں کو جیلوں میں ڈال کر ملک میں جنرل الیکشن کا ڈھونگ رچانا چاہتی ہے لیکن ہم یہ ظلم برداشت نہیں کریں گے

متحدہ جمہوری محاذ اور پارلیمانی پارٹیوں کے اجلاس ہورہے ہیں اور ہم اب ملک میں تحریک چلائیں گے۔ احتجاج کو منظم کریں گے عوام کے پاس جائیں گے اور اس جبر وناانصافی کا پوری قوت کے ساتھ مقابلہ کریں گے۔

مفتی صاحب کے خطاب کے بعد اپوزیشن کے آیندہ لائحۂ عمل اور جمہوری جدوجہد میں جمعیۃ علماء اسلام کی ذمہ داریوں کے سلسلے میں طویل بحث اور غور وخوض ہوا۔ اور مندرجہ ذیل قرارداد بالاتفاق منظور کی گئی:

> "کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی مرکزی مجلس شوریٰ کا ہنگامی اجلاس قومی اسمبلی سے اپوزیشن کے محترم قائدین اور ارکان کو انتہائی توہین آمیز اور شرمناک طریق سے فیڈرل سیکورٹی فورس کے ذریعہ زبردستی اُٹھا کر باہر پھینکنے کے بعد آئین میں ترمیم کے چوتھے غیر جمہوری بل کو منظور کرنے کی شدید مذمت کرتا ہے۔
>
> اور یہ سمجھتا ہے کہ موجودہ حکمران گروہ کے اس شرمناک اقدام نے جہاں ایوان کے تقدس کو مجروح کیا ہے وہاں پوری پاکستانی قوم کی توہین کی ہے اور عالمی رائے عامہ کے سامنے پاکستانی قوم اور اسمبلی کو بُری طرح رسوا کیا ہے۔
>
> **یہ اجلاس** اس امر کے اظہار پر مجبور ہے کہ حکمران گروہ کی پے درپے غیر جمہوری اور غیر اخلاقی کارروائیوں خصوصاً تازہ ترین حادثۂ فاجعہ کے بعد اس صورت حال میں حکمران گروہ کے ساتھ گفتگو کرنا یا اسمبلیوں میں جانا بے مقصد اور فضول ہونے کے ساتھ ساتھ ملی غیرت وحمیت کے بھی منافی ہے اس لیے یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ جب تک حکمران گروہ آئین میں حالیہ ترامیم کو کلی طور پر واپس لینے کا اعلان نہ کرے اور عوامی نمایندوں کی توہین پر وزیر اعظم بھٹو اپوزیشن اور پوری قوم سے معافی نہ مانگیں اپوزیشن کے معزز ارکان اسمبلیوں میں نہ جائیں۔
>
> **اس** صورت حال میں اگر اسمبلیوں میں موجود تمام پارلیمانی پارٹیاں متفقہ طور پر طے کرلیں کہ اپوزیشن ارکان اسمبلیوں کی رکنیت سے استعفیٰ دے دیں تو مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام کے ارکانِ اسمبلی کو بھی اجازت دیتی ہے کہ وہ اسمبلیوں کی رکنیت سے استعفیٰ دے دیں اور اگر استعفیٰ کے مسئلے پر اتفاقِ رائے نہ ہوسکے تو یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ مندرجہ بالا مقاصد کے لیے اسمبلیوں کا مستقل بائیکاٹ کرکے ملک بھر میں حکمران گروہ کے جبر وتشدد سے نجات حاصل کرنے کے لیے مؤثر اور ہمہ گیر تحریک چلائی جائے تاکہ فیصلہ کن جدوجہد کے ذریعہ ملک وقوم کو اس نااہل اور خود غرض حکمران گروہ کی مسلسل چیرہ دستیوں سے نجات دلائی جاسکے۔"

قرار داد کی منظوری کے بعد مولانا مفتی محمود پارلیمانی پارٹی اور متحدہ جمہوری محاذ کے اجلاس میں شرکت کے لیے روانہ ہوگئے۔

مغرب کی نماز کے بعد حضرت درخواستی دامت برکاتہم کی زیر صدارت مجلس شوریٰ کی دوسری نشست ہوئی جس میں جمعیۃ علماء اسلام کے تنظیمی امور پر غور وخوض کیا گیا۔

حضرت الامیر کا خطاب

حضرت الامیر مولانا محمد عبد اللہ درخواستی نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے گوجرانوالہ میں نظام شریعت کنونشن کی کامیابی کا خصوصی طور پر ذکر فرمایا اور کہا کہ اس کنونشن کی شاندار کامیابی کے اثرات پورے ملک میں محسوس کیے گئے ہیں اور حکمران گروہ تو خاص طور پر بوکھلاہٹ کا شکار ہوا ہے۔

آپ نے علماء اور کارکنوں کو ہدایت کی کہ وہ اسی جذبہ اور ولولہ کے ساتھ نئی رکن سازی کی مہم کو کامیاب بنائیں اور جمعیۃ علماء اسلام کے پیغام اور پروگرام کو قریہ قریہ بستی بستی پہنچائیں۔ اور پوری محنت اور تندہی سے کام کریں۔ آپ

نے "ترجمان اسلام" کی اشاعت پر خصوصی زور دیا۔

صوبائی قاضیوں کا تقرر

قائدِ جمعیۃ مولانا مفتی محمود متحدہ جمہوری محاذ اور پارلیمانی پارٹی کے اجلاس میں شرکت کے بعد رات بارہ بجے دارالعلوم عثمانیہ میں واپس تشریف لائے۔ مجلس شوریٰ کے ارکان محوِ انتظار تھے۔ اجلاس کی تیسری نشست اسی وقت شروع ہوئی حضرت مفتی صاحب نے متحدہ محاذ اور پارلیمانی پارٹی کے اجلاس کی رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد عدالتِ شرعیہ کے طریقِ کار اور صوبائی سطح پر قضاۃ کے تقرر کی منظوری دی گئی۔ اب مجلس شوریٰ کی منظوری کے بعد صوبائی قضاۃ کے گروپ مندرجہ ذیل ہوں گے۔

صوبہ پنجاب:

۱۔ مولانا مفتی محمد عبداللہ ملتان۔
۲۔ مولانا عبد القدیر لائل پور۔
۳۔ مولانا عبد القیوم۔ گوجرانوالہ۔

صوبہ سندھ

۱۔ مولانا احمد الرحمٰن ، کراچی
۲۔ مولانا نور محمد صاحب سجاول
۳۔ مولانا قطب الدین ٹالپجی شریف

صوبہ سرحد

۱۔ مولانا ایوب جان بنوری، پشاور
۲۔ مولانا قاضی عبد الکریم کلاچی
۳۔ مولانا عزیز الرحمٰن بونیر ضلع سوات

صوبہ بلوچستان

۱۔ مولانا عبد الغفور کوئٹہ
۲۔ مولانا غلام حیدر لورالائی
۳۔ مولانا ابوبکر خضدار

مجلس شوریٰ نے یہ فیصلہ بھی کیا ہے کہ عدالتِ عالیہ شرعیہ پاکستان کے دفاتر مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالہ گیٹ لاہور میں ہونگے اور پنجاب کی صوبائی عدالتِ عالیہ شرعیہ کے دفاتر ملتان میں ہوں گے

منشور کمیٹی کا تقرر

مجلس شوریٰ نے نئے حالات کی روشنی میں جمعیۃ علماء اسلام کے انتخابی منشور پر نظرِ ثانی اور ترامیم و اضافات کے لیے مولانا محمد رمضان میانوالی اور مولانا زاہد الراشدی گوجرانوالہ پر مشتمل دو رکنی منشور کمیٹی قائم کر دی جو مجلس شوریٰ کے آئندہ اجلاس میں رپورٹ پیش کریگی۔

رکن سازی پر زور دیا جائے

مجلس شوریٰ نے ملک میں جمعیۃ کی نئی رکن سازی کی صورت حال پر بھی غور کیا اور اس سلسلہ میں صوبائی اور ضلعی جمعیتوں کو ہدایت کی کہ وہ اس سلسلہ میں کسی قسم کی کوتاہی کو روا رکھے بغیر رکن سازی کی مہم کو جوش و خروش کے ساتھ کامیاب بنائیں اور اس اہم کام کو دیگر تمام امور پر فوقیت دی جائے اور علماء کرام کے علاوہ عامۃ المسلمین خصوصاً وکلاء، تاجروں، کسانوں، مزدوروں اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں کو جمعیۃ کے پروگرام سے آگاہ کرنے اور انہیں جمعیۃ میں شامل کرنے کی پوری کوشش کی جائے۔ نیز تمام شاخیں حسبِ دستور کے مطابق اپنی تنظیم کو مکمل کریں اور پورے کوائف صوبائی و مرکزی دفاتر کو فوری طور پر مہیا کریں۔

انتخابی حلقہ بندیوں کا جائزہ

مجلس شوریٰ نے تمام صوبائی و ضلعی جمعیتوں کو ہدایت کی ہے کہ الیکشن کی شائع کردہ انتخابی حلقہ بندیوں کا جائزہ لے کر وقت مقررہ کے اندر اعتراضات داخل کرائیں۔ نیز موزوں حلقوں میں انتخابات کی تیاری ابھی سے شروع کر دیں۔

مجلس شوریٰ کا اجلاس ان اہم فیصلوں کے بعد رات سوا دو بجے حضرت الامیر مولانا محمد عبداللہ درخواستی دامت برکاتہم کی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

اجلاس میں مندرجہ ذیل حضرات نے شرکت فرمائی۔

۱۔ حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی مدظلہٗ امیر مرکزی۔ خان پور
۲۔ حضرت مولانا محمد شریف صاحب نائب امیر مرکزی۔ منچن آباد۔
۳۔ قایدِ جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ناظم عمومی۔ ڈیرہ اسماعیل خان
۴۔ حضرت مولانا عبید اللہ انور امیر صوبہ پنجاب لاہور
۵۔ حضرت مولانا ایوب جان بنوری امیر صوبہ سرحد پشاور
۶ حضرت مولانا عبد الحق ایم۔ این۔ اے۔ اکوڑہ خٹک۔
۷۔ حضرت مولانا صدر الشہید ایم۔ این۔ اے بنوں۔
۸۔ حضرت مولانا نعمت اللہ۔ ایم۔ این۔ اے کوہاٹ۔
۹۔ حاجی محمد زمان خان اچکزئی۔ ناظم اعلیٰ بلوچستان کوئٹہ۔
۱۰۔ مولانا محمد اجمل خان۔ لاہور۔
۱۱۔ مولانا غلام ربانی۔ رحیم یار خان
۱۲۔ مولانا نور الہدیٰ کراچی۔
۱۳۔ حاجی دلمراد خان 〃
۱۴۔ مولانا محمد رمضان میانوالی۔
۱۵۔ جناب عبد الستار خان بفہ ضلع ہزارہ۔
۱۶۔ مولانا عبد الواحد۔ کوئٹہ
۱۷ مولانا محمد یاسین۔ جھنگ۔
۱۸ مولانا محمد یعقوب ایم۔ پی۔ اے بنوں۔
۱۹ جناب عبد الحمید بٹ۔ لاہور
۲۰ خواجہ عبد الرؤف ملتان
۲۱ مولانا قاری محمد امین راولپنڈی
۲۲۔ مولانا قاری سعید الرحمٰن بہبودی۔ (کیمبل پور)
۲۳۔ مولانا محمد امیر بجلی گھر پشاور

مشرق و مغرب کی سیاست

مرسلہ: ڈاکٹر احمد حسین کمال۔

صیہونیت نسل پرستی ہے!

اقوام متحدہ کی قرارداد جس میں صیہونیت کو "نسل پرستی اور نسلی امتیاز کی ایک شکل" قرار دیا ہے۔ نسلی برتری کے معاندانہ صیہونی نظریے کی، جس پر اسرائیل کے حکمران حلقوں کی جارحانہ اور توسیع پسندانہ پالیسی کے تحت اور دنیا کے انتہا پسند سامراجیوں کے ساتھ گٹھ جوڑ کرنے میں عمل کیا جارہا ہے۔ باقاعدہ اور جائز مذمت ہے۔ یہ بات سوویت یونین کے ایک ممتاز اخبار نے لکھی ہے۔

سوویت اخبار نے لکھا ہے کہ اسرائیل کے حکمران صیہونیت کی پیچ راہ پر چل کر پہلے ہی ایک اندھی گلی میں داخل ہو چکے ہیں۔ اس اندھی گلی سے نکلنے کا واحد راستہ یہ ہے کہ تل ابیب نسل پرستی، جارحیت اور توسیع پسندی کی صیہونی پالیسی کو ترک کرکے ان مقبوضہ عرب علاقوں کو مکمل طور پر خالی کردے جن پر اس نے ۱۹۶۷ء میں قبضہ کیا تھا اور فلسطینی عوام کے تمام جائز قومی حقوق کو جن میں ان کی اپنی ریاست کی تشکیل کا حق بھی شامل ہو، تسلیم کرلے۔

سوویت یونین نسلی امتیاز کی پالیسی کے تحت کی جانے والی مجرمانہ کارروائیوں کے انسداد کا حامی ہے۔

سوویت یونین نے نسل پرستی کے خاتمے کے لیے اقوام متحدہ کی کوششوں کو ہمیشہ ہی بیحد اہمیت دی ہے اور وہ اس کارروائی میں انتہائی سرگرمی کے ساتھ حصّہ لیتا ہے۔ سوویت یونین نے نسلی امتیاز کے خاتمے کی حمایت کرتے ہوئے نسلی امتیاز کی پالیسی کے تحت کیے جانے والے جرائم کے انسداد اور سزا سے متعلق بین الاقوامی کنونشن منظور کرلیا ہے۔ یہ بات روزنامہ پراودا کے مبصر یوری میخائیلوف نے اپنے ایک حالیہ تبصرے میں لکھی ہے۔

اس بین الاقوامی کنونشن کی اقوام متحدہ کے تمام رکن ممالک کی جانب سے منظوری اور تعمیل سے روئے زمین پر نوآبادیاتی نظام کی باقیات اور نسل پرستی کے خاتمے میں بلاشبہ قابل قدر مدد ملے گی۔

سوویت مبصر نے اس امر کی نشاندہی کی ہے کہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے ۳۰ ویں اجلاس میں سوشلسٹ ممالک اور بہت سی نوآزاد خودمختار ریاستوں نے ایک قرارداد پیش کی اور تمام ممالک سے اس پر دستخط کرنے اس کی منظوری دینے اور نسلی امتیاز کی پالیسی کے تحت کیے جانے والے جرائم کے انسداد سے متعلق بین الاقوامی کنونشن کی سختی سے پابندی کرنے کی اپیل کی ہے۔

یوری میخائیلوف نے لکھا ہے کہ نسلی امتیاز روا رکھنے والی حکومت کو برقرار رکھنا صرف بے وقت کی راگنی کے مترادف ہے، بلکہ کشیدگی اور فوجی تصادموں کا ایک مستقل ذریعہ بھی ہے۔

مشرق وسطیٰ کے تنازعے کی غیر اطمینان بخش صورتِ حال سوویت یونین کے لیے تشویشناک ہے۔

امریکی حکومت کے نام سوویت حکومت کا پیغام

مشرق وسطیٰ کے تنازعے کے سمجھوتے سے متعلق امور کی غیر اطمینان بخش صورت حال سوویت یونین کے لیے تشویش ناک ہے۔ یہ بات اس پیغام میں کہی گئی ہے جو مشرق وسطیٰ سے متعلق جنیوا کانفرنس کے دوبارہ آغاز کے سلسلے میں سوویت حکومت نے امریکہ حکومت کے نام پچھلے دنوں بھیجا ہے۔

سوویت حکومت کا یہ پیغام امریکہ میں سوویت یونین کے سفیر، جناب دوبری نن نے امریکی وزیر خارجہ ڈاکٹر ہنری کیسنجر کو پہونچایا۔ پیغام میں کہا گیا ہے کہ سوویت یونین اس

بات پر یقین رکھتا ہے کہ مشرقِ وسطےٰ کے مسئلے کو بنیادی طور پر حل کرنے کا واحد صحیح راستہ یہ ہے کہ تمام متعلقہ فریق مشترکہ اور اجتماعی کوششیں کریں ۔ سوویت یونین ہمیشہ کی طرح آج بھی مشرقِ وسطیٰ میں پایدار امن کے قیام اور مشرق وسطیٰ کے مسئلے کو طے کرنے میں حقیقی کامیابی کے حصول کا حامی ہے ۔ اور جنیوا امن کانفرنس کا اپنی پوری وسعت کے ساتھ دوبارہ آغاز اس مقصد کی تکمیل کا ذریعہ ثابت ہوگا ۔

سوویت یونین کی تجویز یہ ہے کہ مشرقِ وسطیٰ سے متعلق جنیوا امن کانفرنس کو چیئرمین کی حیثیت سے سوویت یونین اور امریکہ اس معاملہ میں مشترکہ طور پر پہلکاری کریں ۔

اسرائیلی جارحیت پسند دہشت گردی اور تشدد پر تکیہ کیسے ہوتے ہیں۔

اسرائیلی حکام نے مقبوضہ عرب علاقوں کی مقامی آبادی کے خلاف دہشت گردی اور تشدد کی پالیسی اپنا رکھی ہے اور انہیں اپنے آبائی گھروں ، جائیداد اور خصوصاً زرعی زمینوں سے بے دخل کرنے کا وطیرہ اختیار کیا ہوا ہے اسرائیلی جارحیت پسندوں کی یہ پالیسی ان کے اس عزم کا ثبوت ہے کہ وہ عرب علاقوں پر اپنے غاصبانہ قبضے کو دوام بخشنا چاہتے ہیں ۔ یہ بات سوویت یونین روزنامہ ازوستیا کے مبصر ک. کاپی تیلوف نے الکا، نجیف اور یروشلم کے مغربی حصے میں اسرائیلی حکام کی سرگرمیوں کا جائزہ لیتے ہوئے لکھی ہے ۔

سوویت مبصر نے لکھا ہے کہ اسرائیلی حکام نے عرب علاقوں پر اپنے قبضے کو دوام اور قانونی حیثیت بخشنے اور فوجی حکومت کو درپیش مشکلات کو کم کرنے کی غرض سے دریائے اردن کے مغربی ساحل اور غزہ کے علاقے میں نام نہاد اقتدار کے مقامی اداروں کے انتخابات کرائے ہیں ۔

ک. کاپی تیلوف نے اس یقین کا اظہار کیا ہے کہ مقبوضہ عرب علاقوں کی آبادی اپنے علاقوں پر اسرائیل کے ناجائز قبضے کو تسلیم نہیں کرے گی اور اپنی سرزمین میں آزاد زندگی گذارنے کے حق کے لیے مسلسل جدوجہد کرتی رہے گی. دنیا کے ترقی پسند عوام عرب حریت پسندوں کی منصفانہ جدوجہد کی ثابت قدمی کے ساتھ

بقیہ ، مرکزی مجلس شوریٰ

۲۴- مولانا زاھد الراشدی	گوجرانوالہ۔
۲۵- حاجی کرامت اللہ.	حیدر آباد
۲۶- حاجی شبیر احمد	رر
۲۷ - مولانا قاری عبدالسمیع صاحب	سرگودھا۔

جمعیۃ طلباء اسلام

۱- میاں محمد عارف .	گوجرانوالہ
۲- جاوید ابراہیم پراچہ	.کوہاٹ
۳- عبدالمتین چوہدری .	ساہیوال.
۴- ندیم اقبال	بہاول نگر.

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب بیر شریف لاڑکانہ ، سکھر تک تشریف لائے لیکن وہاں سے انہیں کوئی ایسی سواری نہ مل سکی جس سے وہ اجلاس میں شرکت فرما سکتے. چنانچہ انہوں نے فون پر حضرت قائد جمعیۃ کو صورت حال سے آگاہ کر دیا ۔

حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہٗ کندیاں شریف ، پہلے سے طے شدہ ایک ضروری پروگرام کی وجہ سے شریک نہ ہو سکے اور تحریری طور پر اپنی رائے گرامی سے اجلاس کو آگاہ فرمایا۔ حضرت مولانا سید نیاز احمد شاہ گیلانی علالت کی وجہ سے اور حضرت مولانا سعید احمد صاحب رائے پوری ملتان میں ضمانت قبل از گرفتاری کی توثیق کی تاریخ کی وجہ سے اجلاس میں شریک نہ ہو سکے۔ جناب محمد اسلوب قریشی شادی خانہ آبادی میں مصروف تھے اس لیے جمعیۃ طلباء اسلام کی نمائندگی جمعیۃ طلباء اسلام کے نائب صدر

بقیہ: ہماری جدوجہد

سکتے ہیں آپ دیکھیں گے یہاں نظام شریعت نافذ ہوگا اور انہی علماء کی کوششوں سے ہوگا جنہوں نے ڈیڑھ سو سال تک انگریز کے خلاف جدوجہد کی ہے اور جن کے اکابرین نے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کی ہیں دودھ پینے والے مجنوں یہاں اسلامی نظام نافذ نہیں کر سکتے آپ نے کہا یہ جان جوکھوں کا کام ہے اس کے لیے محنت کرنا ہوگی۔ باتوں سے اور نعروں سے اسلامی نظام نہیں آئے گا آپ نے فرمایا کون اس کام میں ہمارے ساتھ تعاون کرے گا۔ تمام لوگوں نے نعرہ تکبیر بلند کرتے ہوئے تعاون کا یقین دلایا۔

آپ نے فرمایا تم خدا کا کلمہ بلند کرو خدا تمہیں بلند کرے گا۔ تم خدا کو منا لو تمہاری ذلت عزت سے تمہاری نامرادی کامیابی سے اور تمہاری پریشانی سکون سے بدل جائے گی۔

حضرت مدظلہ نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور ہر شخص حضرت کی ہدایت کے مطابق دامن پسار کر بیٹھ گیا۔ دعا طویل ہوتی گئی اور عوام کے سوز و گداز میں اضافہ ہوتا گیا جلسہ اختتام پذیر ہوا اور حضرت پڈعیدن تشریف لے گئے۔ پڈعیدن میں مشتاقانِ دیدار کو نوازتے ہوئے عازم خانپور ہوتے

بورے والا میں
سائنٹیفک طریقہ سے
خون بلغم پیشاب پاخانہ
کا
معائنہ
کرانے کیلیے ہماری مخلصانہ خدمات
حاضر ہیں
المشتہر :
کھوکھر کلینک لیبارٹری بورے والا

رپورٹنگ: عمیر الہاشمی

عقیدہ اور عمل!

مدرسہ اسلامیہ لاہور کے زیر نگرانی جلسہ عام سے حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیبؒ صاحب کا خطاب

خطبہ مسنونہ کے بعد ارشاد فرمایا:

ایسے بھی لوگ ہوتے ہیں جو اپنے مقاصد کے خلاف کسی بھی حال میں رضامند نہیں ہوتے وہی معاملہ یہاں بھی ہوا کہ بیماری کا بھی عذر پیش کیا گیا جو اللہ کے یہاں بھی مقبول ہوتا ہے کمزوری کا بھی عذر پیش کیا گیا جو احادیث میں قبول کیا گیا ہے، مگر یہاں کسی چیز کی قبولیت نہیں پائی گئی اس لیے مجبور ہو کر حاضر ہو گیا۔ ابتداء میں یہ طے کر کے وہاں سے چلا کہ فلاں وقت تک فراغت ہو جائے گی مگر اس کے ساتھ ہی دوسرے پروگرام بھی ان لوگوں نے لگا دیے کہ جو وقت یہاں سے جانے کا تھا وہ یہاں حاضری کا ہوا۔

بہرحال اب آپ حضرات کے سامنے حاضر ہوں جو ذہن میں آئے گا عرض کر دوں گا جو غائب ہو جائے گا تو میں معذرت کر کے بیٹھ جاؤں گا

یہ آیت کریمہ جو میں نے قرآن کریم سے تلاوت کی ہے۔ اس کی تفصیل عرض نہیں کرنی کیونکہ وہ بہت ہی لمبی چیز ہے اور میری طاقت سے بھی باہر ہے لیکن اس سے ایک مضمون مستنبط ہوتا ہے اسی کو آپ حضرات کی خدمت میں مختصر لفظوں میں گزارش کر دوں گا پہلے اتنی بات سمجھ لیجئے کہ اسلام کو اگر معنوی طور پر منقسم کیا جائے تو اس کے چار حصے نکلتے ہیں اور چار قسمیں پیدا ہوتی ہیں۔ سب سے پہلی چیز عمل ہے جو اسلام کی بنیاد ہے عمل کے احکام قرآن کریم میں بھی ہیں اور حدیث میں بھی اس کے بعد دوسری بنیاد اس کی روح عمل ہے۔ جو اعتقاد ہے کہ اگر اعتقاد نہ ہو تو عمل باطل ہے نامقبول ہے۔ اعتقاد نہ ہو۔ یا اعتقاد صحیح نہ ہو تو عمل باطل ہے و نامقبول ہے کیونکہ اعتقاد کی بھی ایک بنیادی روح ہے اور وہ ہے فکر اگر فکر غلط ہو جائے تو عقائد خود بخود غلط ہو جاتے ہیں اور جب عقیدہ غلط ہو گا تو عمل بھی غلط ہو گا اور غور کیا جائے تو فکر کی بھی ایک بنیاد ہے اور وہ ہے اللہ کا ذکر، اگر ذکر نہ ہو تو عمل نہیں ہو سکتا۔ یہ چاروں چیزیں ایک کے اوپر ایک مرتب ہیں۔ ہم اور آپ آنکھوں سے دیکھتے ہیں اور عمل کرتے ہوتے دیکھ کر پہچان لیتے ہیں۔ کہ فلاں آدمی یہ عمل کر رہا ہے اگر کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو ہم پہچان لیتے ہیں کہ نماز پڑھ رہا ہے یہ نہیں سمجھتے کہ یہ حج کرنے کے لیے کھڑا ہوا ہے۔ کوئی زکواۃ دے تو آپ یہ نہیں خیال کرتے کہ یہ نماز پڑھ رہا ہے۔ ہر عمل کی ایک صورت اور ہیئت ہے جو اللہ نے تجویز فرمائی ہے عمل اپنی ہیئت میں ظاہر ہو گا تو وہی سمجھا جائے گا۔ جیسے آپ میں اور ہم میں ہر ایک کی ایک صورت ہے اس صورت ہی کے ذریعہ سے تو ہم پہچانتے ہیں۔ کہ یہ زید ہے بکر ہے یہ عمر ہے یہ فلاں ہے اگر صورتیں نہ ہوتیں اور سارے آدمی بلا صورت کے محض حقائق ہوتے تو اس دنیا میں پہچاننے کی کوئی صورت نہ ہوتی تعارف کا تعلق دراصل ہیئت سے ہے۔ صورت سے ہے صورت نہ ہو تو حقیقت نہیں پہچانی جا سکتی آپ گلاب کی خوشبو تو پہچان لیتے ہیں مگر اس کی لال پنکھڑیاں دیکھتے ہیں۔ اگر چنبیلی کی پنکھڑیاں ہوں تو کبھی نہیں سمجھیں گے کہ اس میں گلاب کی خوشبو ہے چنبیلی کو دیکھ کر کبھی آپ یہ نہیں سوچیں گے کہ یہ گلاب ہے تو ہر چیز کی صورت اس کی حقیقت کی ترجمان ہوتی ہے اور حقیقت کو نمایاں کرتی ہے اور صورت اللہ تعالیٰ بناتے ہیں آپ تو بناتے نہیں اسی طرح سے اسلام کے ہر عمل کی صورت اللہ نے بنائی ہے نماز کی یہ صورت ہے زکواۃ کی یہ صورت ہے۔ حج کی یہ صورت ہے۔ جہاد کی یہ صورت ہے ان تمام صورتوں سے ہم پہچان لیتے ہیں تو یہ پھیلاؤ ہے اسلام کا جو عمل سے پہچانا جاتا ہے۔ جن کی بنیاد ہے عقیدہ۔ عقیدہ نہیں ہے یا غلط ہے تو اعمال بیکار ہیں۔ اگر روح نہ ہو تو ڈھانچہ ایک لاش کی مانند ہے اور لاش کا گلنا سڑنا اور جلنا ظاہر ہے اور اس میں بدبو پھیلنا اس لیے دنیا اس سے نفرت کرے گی۔ تمام اعمال تر و تازہ بھی عقیدے سے۔ عقیدہ صحیح ہے تو عمل بھی صحیح ہے۔ پہچان بھی صحیح ہے۔ اس میں جان بھی ہے فرق اتنا ہے کہ عقیدہ قلب کے اندر ہو گا اور اعمال قلب سے باہر۔ عقیدے کے مجموعے کا نام ہے ایمان اور اعمال کے مجموعے کا نام ہے اسلام۔ اسلام ہمارے جسم پر نمایاں ہے اور ایمان ہمارے اندر مخفی ہے۔

ایمان کی مثال ایسی ہے جیسا کہ ایک تناور درخت ہو پتے اور شگوفے لگے ہوئے ہوں اور ہرا بھرا نظر آ رہا ہے دیکھ کر آنکھیں تازہ ہوتی ہیں۔ چکھ کر زبان تازہ ہوتی ہے لیکن اگر جڑ نہ ہو تو یہ ہرا بھرا درخت خشک ہو جاتے۔

اسی طرح سے ایمان جڑ اور بنیاد ہے اس کی اور شاخیں پھل اور پھول ہیں جو اس پر لگے ہوتے ہیں اگر ایمان اندر نہ ہو تو یہ اوپر کا پھیلاؤ ختم ہو جاتا ہے اور نمایاں کیا بھی جائے نمائش کی بھی جائے تو اسے نفاق کہا جائے گا۔ کہ اندر کچھ نہیں اور اوپر سے نمایاں کیا جا رہا ہے اور اس کا وجود بھی نہیں ہوگا۔

جیسا کہ ایک عارف نے کہا ہے کہ

ایں نماز و روزہ و حج وجہاد
ہم گواہی دادن است از اعتقاد

یہ نماز روزہ حج اور زکواۃ یہ گواہی ہے اس ایمان کی جو اندر چھپا ہوا ہے۔ اگر آپ کسی کے سامنے دعویٰ کریں کہ میں مومن ہوں وہ کہے گا کہ دلیل کیا ہے؟ آپ کہیں گے میں نماز پڑھتا ہوں۔ روزہ رکھتا ہوں۔ حج کرتا ہوں سچ بولتا ہوں۔ یہ دلیل ہے اس بات کی تو اللہ کے یہاں بھی جب ایمان پرکھ کر حجت قائم کی جائے گی تو مطالبہ عمل ہی کا ہوگا۔ اصل میں وہ ایمان ہوگا جو آپ کو جنت میں لے جائے گا۔ مگر اس کے پہچاننے کے لیے عمل کی ضرورت پڑیگی تاکہ حجت تمام ہو۔ تو بنیاد تو ایمان ہے مگر اس کا ثمرہ عمل ہے، لیکن عمل کے بغیر ایمان نمایاں نہیں ہوتا۔ تو اصل میں جنت بھی بغیر ایمان کے حاصل نہیں ہوگی۔ اس واسطے کے عمل تو فانی چیز ہے۔ آدھ گھنٹے کیا آپ نے۔ دو گھنٹے کیا پھر ختم ہو جائے گا دس برس کیا بیس برس کیا۔ ساٹھ برس کیا۔ جب عمر ختم ہوگی۔ تو عمل بھی ختم ہو جائے گا۔ وہ وقتی چیز ہے اور جنت ہے جو ہمیشہ رہے گی تو وقتی چیز کے اوپر دوامی چیز کیسے مرتب ہو سکتی ہے وہ تو دوامی چیز پہ مرتب ہوگی لہٰذا ایمان بھی دوامی ہے اور جنت بھی دوامی ہے اس لیے جنت قیمت ہے ایمان کی مگر ایمان پہچانا نہیں جاتا۔ جب تک کہ عمل پاس نہ ہو۔ عمل درحقیقت پہچان کی ایک علامت ہے اس کی مثال بالکل ایسی ہے۔ جیسا کہ آپ کسی صراف کی دکان پہ سونا خریدنے کے لیے جائیں اور آپ کو ایک ہزار روپے کا سونا لینا ہو تو یہ نہیں کرتے آپ ایک ہزار روپیہ اس کے حوالے کیا اور سونا لے کر چلے آتے۔ آخر پرکھتے بھی تو ہیں آپ اسے کسوٹی کے پتھر پہ آپ اسے پرکھتے ہیں۔ جب آپ اسے پرکھ کر یہ سمجھ لیتے ہیں کہ سونا کھرا ہے تب آپ لیتے ہیں آپ دیکھتے ہیں کہ کسوٹی پہ رکھنے سے اس میں سرخ لکیریں پیدا ہوتی ہیں تو آپ سمجھتے ہیں کہ سونا کھرا ہے اور اگر مٹیالی یا میلی لکیریں پیدا ہوتیں تو آپ سمجھتے ہیں کہ سونے میں کھوٹ ہے تو آپ نہ قیمت دیں گے اور نہ سونا لیں گے اور اگر سرخ لکیروں کی پہچان سے آپ سونا لیں گے تو یہ سرخ لکیروں کی قیمت ہوگی یا سونے کی؟ قیمت تو سونے کی ہے مگر لکیریں پہچان کے لیے ہیں یہ لکیروں کی قیمت نہیں ہے اسی طرح سے درحقیقت جنت ثمرہ ایمان کا ہے۔ لیکن ایمان پرکھا ہی جب جائے گا جب یہ بنیادی اعمال درست ہوں گے۔ یہ ذریعہ بنیں ایمان کو پہچاننے اور پرکھنے کا اس لیے کسی عارف نے کہا ہے کہ

ایں نماز و روزہ و حج وجہاد
ہم گواہی دادن است از اعتقاد

یہ نماز روزہ حج اور جہاد یہ گواہ ہیں اس ایمان کے جو اندر مخفی ہے۔ حق تعالےٰ جب فرمائیں گے کہ ایمان ہے پاس؟ آپ کہیں گے ہے۔ کیا دلیل ہے اس بات کی اگر نماز ساتھ نہ ہوتی روزہ پاس نہ ہو۔ حج اور زکواۃ وجہاد پاس نہ ہو اللہ تعالےٰ تو پہلے سے سب کچھ جانتے ہیں مگر بندوں پر حجت تمام کرنے کے لیے مطالبہ کیا جائے گا۔ اس دلیل میں آپ عمل ہی کو تو پیش کریں گے کیونکہ کوئی دعویٰ اس وقت تک کسی عدالت میں سماعت نہیں ہوتا۔ جب تک کہ ثبوت نہ ہو۔ جب تک گواہ نہ ہوں۔ تو گواہ یہ اعمال ہی تو ہیں جو ثبوت ہوں گے۔ ایمان کے۔ ایمان ایک مخفی چیز ہے اور اعمال ظاہر کی چیز ہیں لیکن ایمان کے اوپر یہ اسلام کا درخت اگا ہوا ہے اگر اس کی جڑیں نیچے تک گئی ہوئی ہوں تو اعمال کی شاخیں آسمان تک جائیں گی۔ جڑیں زمین کی تہہ تک جائیں گی اور شاخیں آسمان کی طرف

اسی واسطے فرمایا کہ اصلھا ثابت کہ جڑیں اس کی پھوٹی ہوئی ہیں۔ زمین کی ساتویں تہہ تک۔ **وفرعها فی السماء** اور شاخیں اس کی آسمان سے باتیں کر رہی ہیں۔ اس لیے ایمان کے درخت کا بیج اسی زمین میں ہے اور پھل اس کے اعمال سے پھوٹتے ہیں یہ ایمانی اعمال پہنچتے ہیں آسمانوں کے دروازوں تک اور قبول کیے جاتے ہیں یہ پاک کلمات۔ کہیں آپ نے الحمدللہ کہا کہیں آپ نے سبحان اللہ کہا کہیں اپنے بھائی کے سامنے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا۔ یہ سارے کلمات اوپر چڑھتے ہیں۔ اس کے لیے آپ جو عمل کرتے ہیں یہ بھی چڑھتے ہیں۔ اسی لیے حدیث میں ارشاد فرمایا گیا کہ زمین کے جس ٹکڑے پر آدمی عمل کر رہا ہے اس کی وفات کے وقت وہ ٹکڑا روتا ہے کہ میں برکت سے محروم ہوگیا۔ جس دروازے سے آسمان کی طرف عمل چڑھتے ہیں۔ موت کے وقت روتا ہے وہ دروازہ کہ آج سے نیک عمل کا جانا بند ہوگیا۔

بہرحال میں نے یہ اس لیے عرض کیا کہ ایمان ایک مخفی چیز ہے اور اعمال ایک کھلی ہوئی چیز ہیں ایمان ایک دعویٰ ہے اور اعمال اس کی دلیل ہیں۔ اس کے گواہ ہیں جن کے ذریعہ سے ایمان ثابت ہوتا ہے۔ پرکھا جاتا ہے جب تک کہ قلب میں استقامت نہ ہو ایمان داخل نہیں ہو سکتا۔ اگر قلب کے شیشے میں کجی ہے یا زنگ لگا ہوا ہے تو جیسا رنگ ہوگا قلب کا ویسا ایمان بنے گا اگر قلب میں ظلمت ہے تو ظلمانی چیز بنے گی اگر اس کا رنگ سرخ ہے تو وہی شکل نمایاں ہوگی۔ اسی طرح سے قلوب کے بھی رنگ ہیں۔ اگر قلوب میں استقامت کا رنگ ہے۔ سیدھے پن کا رنگ ہے، صحت کا رنگ ہے تو ایمانی کلمات داخل ہوں گے تو استقامت کے ساتھ داخل ہوں گے۔ سیدھے پن اور صحت کے ساتھ داخل ہوں گے۔ اور اگر قلوب میں ٹیڑھ ہے۔ کجی ہے تو عقیدہ بھی ٹیڑھا بنے گا۔ عمل بھی ٹیڑھا ہوگا۔

چٹ پر سُرخ نشان چندہ
ختم ہونے کی علامت ہے

مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی رحمۃ اللہ علیہ

آپ ۱۳۸۱ھ میں سیوہارہ ضلع بجنور میں ایک تعلیم یافتہ زمیندار گھرانے میں پیدا ہوئے اور آپ کا نام معزالدین رکھا گیا اور مستقبل نے ثابت کر دیا کہ آپ واقعی اسم بامسمی تھے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ سے دینِ حق کی سربلندی و خدمت کا کام لیا۔ حفظ الرحمٰن آپ کا تاریخی نام ہے، جبکہ اس کو حفظ الرحمٰن یعنی رحمٰن کے الف کے ساتھ لکھا جائے۔ آپ کے والد ماجد مولوی شمس الدین صدیقی اپنے قصبہ کے معزز و متدین اور عالم گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ بھوپال اور ریاست بیکانیر میں اسسٹنٹ انجینئر کے عہدہ پر مامور رہے اور مشہور صاحب نسبت بزرگ مولانا فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی سے بیعت تھے۔

مولانا حفظ الرحمٰن کے دو بھائی، بہنوئی اور بھتیجے سب علی گڑھ یونیورسٹی کے اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں اور یہ سعادت مولانا کے حصے میں آئی کہ انہوں نے شروع سے آخر تک تمام تعلیم عربی مدارس میں پائی، لیکن اس کے باوجود علی گڑھ یونیورسٹی جامعہ ملیہ دہلی اور دیگر اکثر جدید وقدیم علمی اداروں کے رکن و سرپرست رہے اور ان کی علمی وفکری قابلیت و صلاحیت کے سامنے جدید درس گاہوں کے اعلیٰ تعلیم یافتہ حضرات ہمیشہ سرنگوں رہے۔ آپ کی والدہ ماجدہ (جو بڑی عابدہ زاہدہ پابند صوم وصلوٰۃ خاتون تھیں) کی درخواست پر آپ کے والد ماجد نے آپ کو سیوہارہ کے عربی مدرسہ میں داخل کرا دیا۔ اس مدرسہ کا نام فیض عام تھا۔ آپ نے کچھ کتابیں مدرسہ شاہی مسجد مرادآباد سے بھی پڑھیں، لیکن درس نظامی کی اکثر کتب کی تکمیل سیوہارہ کے مدرسہ فیض عام ہی میں کی۔ سیوہارہ میں آپ کے مخصوص اساتذہ حضرت مولانا عبدالغفور سیوہاروی، تلمیذ رشید حضرت مولانا سید حسین احمد امروہویؒ اور الحاج حضرت مولانا احمد حسن صاحب چشتی، نیز حضرت مولانا سید آفتاب علی صاحب شاگرد رشید حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتوی تھے۔ یہ تمام حضرات اخلاق فاضلہ سے متصف اور اعلیٰ قابلیت کے مالک تھے۔ حضرت مولانا بچپن ہی میں اپنے خوش خصال اساتذہ کی وجہ سے نیکی پسند بن گئے۔ خداوند کریم نے آپ کو وافر ذہانت و ذکاوت سے نوازا تھا۔ لہذا آپ ہمیشہ اپنی جماعت میں ممتاز رہے اور اپنے دور نزدیک کے رشتہ داروں میں اپنی اس ذہانت و ذکاوت کی بدولت مشہور ہو گئے۔ آپ بچپن ہی سے مطالعہ کے بے حد شوقین تھے۔ نیز ہفتہ وار مجالس میں طے شدہ عنوان پر مدلل تقریر کرتے۔

سیوہارہ میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ ایشیا کی مشہور علمی درس گاہ دارالعلوم دیوبند میں داخل ہوئے جہاں آپ کو علامہ انور شاہ محدث کشمیری، علامہ شبیر احمد عثمانی، حضرت مفتی عزیز الرحمٰن صاحب اور میاں اصغر حسین صاحب نادرۂ روزگار اساتذہ وشیوخ سے استفادہ کرنے کی سعادت نصیب ہوئی اور دارالعلوم دیوبند کی اس تعلیم و تربیت نے آپ کی قابلیت میں چار چاند لگا دیئے۔

آپ سیوہارہ ہی میں تھے کہ سیوہارہ سے پانچ میل دور (کانٹھ کے مقام پر) ایک ایکسپریس گاڑی کو شدید حادثہ پیش آیا۔ بیسیوں آدمی لقمۂ اجل بن گئے اور سینکڑوں افراد زخمی و مجروح ہوئے مولانا حفظ الرحمٰن کو اس حادثہ کی اطلاع پہنچی، بے تابانہ و مضطربانہ جائے حادثہ پر پہنچے اور جلتی ہوئی آگ میں سے بیسیوں آدمیوں کو نکالا۔ اگرچہ خود اس آگ میں جھلسے گئے، لیکن ایک دن رات بغیر کچھ کھائے پیئے زخمیوں کی دیکھ بھال، تیمارداری اور تجہیز وتکفین کا اہتمام وانتظام کرتے رہے۔ خدمت خلق کا جذبہ مولانا کی فطرت میں ودیعت ہوا تھا۔ سیوہارہ ہی میں ایک جذامی (کوڑھی) کی وفات ہو گئی۔ سارے قصبہ میں اس کو کوئی غسل دینے کے لیے تیار نہ تھا۔ مولانا نے اپنی کم عمری میں اس کو غسل دیا اور کفن دفن سارا کام اپنے ہاتھوں سے کیا۔

سیاسی سرگرمیوں کا آغاز

۱۹۱۹ء کا سال ہندوستان کی تاریخ کا اہم سال ہے۔ اس سال کانگریس نے ستیہ گرہ کا آغاز کیا۔ اسی سال جمعیۃ علماء ہند کا قیام عمل میں آیا اور اسی سال جلیانوالہ باغ کا وہ خونیں حادثہ پیش آیا جس میں سینکڑوں بے خطا افراد کو فرنگی استعمار نے گولیوں کا نشانہ بنایا۔ اور اسی سال مفتی محمود کی ولادت ہوئی (ادار)۔ امرتسر میں انہی دنوں تحریک خلافت کا زور تھا۔ اگر اس سال کو ہندوستان کی تحریک آزادی کی صبح آزادی کہا جائے تو بجا ہوگا۔

مولانا حفظ الرحمٰن اس دور میں اپنے قصبہ سے تعلیم مکمل کر چکے تھے۔ ملکی حالات کا تقاضا دیکھا تو بلا تامل سیاسیات میں حصہ لینا شروع کر دیا۔ ۱۹۲۲ء میں آپ کی گرفتاری ہوئی۔

دارالعلوم دیوبند میں داخلہ

دارالعلوم دیوبند کی شہرت اور وہاں کے اساتذہ و شیوخ کی کشش آپ کو دیر سے کھینچ رہی تھی۔ لیکن ملکی حالات نے آپ کو سیاست میں لاکھڑا کیا۔ تاہم ۱۹۲۲ء میں خلافت کا بحرانی دور ختم ہوا۔ آپ کی قید پوری ہوئی اور آپ علوم و فنون کی تکمیل کے لیے دارالعلوم دیوبند میں داخل ہو گئے اور پہونچتے ہی اپنا مقام پیدا کرلیا۔ حضرت مولانا سید محمد بدر عالم مہاجر مدنی اور مولانا مفتی عتیق الرحمٰن صاحب عثمانی (صاحبزادہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن مفتی اعظم دارالعلوم) ان دنوں حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ کے مخصوص تلامذہ اور مقربین سے تھے۔ مولانا حفظ الرحمٰن نے بھی چند ہی دنوں میں حضرت علامہ کے مقرب، معتمد اور مخصوص تلامذہ میں سے شمار ہونے لگے۔ اس کے علاوہ حضرت مفتی عزیز الرحمٰنؒ، حضرت مولانا میاں اصغر حسین صاحبؒ جیسے عارف باللہ اور علامہ شبیر احمد عثمانیؒ جیسے فاضل یگانہ کی صحبتوں نے مولانا کی قابلیت و صلاحیت اور نیکی پسند طبیعت میں چار چاند لگا دیئے۔

آپ میں قدرتی و فطری صلاحیتوں کا اندازہ کرکے حضرت علامہ انور شاہ محدث کشمیریؒ کے مشورہ سے آپ دارالعلوم میں معین المدرسین کے طور پر کام کرنے لگے اور ساتھ ساتھ اعلیٰ فنون کی کتابیں اور دوبارہ بخاری کی سماعت کرتے رہے۔ دورۂ حدیث تو آپ نے پہلے سال ہی کرلیا تھا۔ لیکن بخاری شریف کی سماعت دوبارہ سہ بارہ کی۔ مولانا سعید احمد اکبر آبادیؒ (آپ کے خالہ زاد بھائی) حال صدر شعبہ دینیات علی گڑھ یونیورسٹی ان دنوں دارالعلوم میں دورۂ حدیث کر رہے تھے۔ آپ ان کے لیے بخاری شریف کی تقریر تحریر کیا کرتے تھے۔ حضرت مولانا مفتی عتیق الرحمٰن صاحبؒ۔ حضرت مولانا سید محمد بدر عالم مہاجر مدنیؒ۔ مولانا سعید احمد اکبر آبادی اور حضرت مولانا حفظ الرحمٰن کی یہ طالب علمانہ دوستی تاحیات قائم رہی، موت ہی نے اس کا علاقہ ختم کیا۔

مصنف معلم اور مبلغ؟

مدارس سے ایک فرمائش پر حضرت علامہ کشمیریؒ نے آپ کو وہاں بھیج دیا۔ اور آپ پیرامیٹ میں کم و بیش سال بھر تدریس و تبلیغ میں مصروف رہے اور یہیں سے آپ کی تصنیفی زندگی کا آغاز ہوا۔ چنانچہ آپ نے اس مختصر قیام میں دو مختصر رسالے "حفظ الرحمٰن لمذہب النعمان" اور "مالابار میں اسلام" تحریر کیے۔ آپ نے وہاں بچت کرکے اتنی رقم اکٹھی کرلی کہ جس سے حج کرسکیں۔ چنانچہ ۱۹۲۴ء میں آپ حرمین شریفین کی زیارت سے مشرف ہوتے اور حج و زیارت سے بہرہ ور ہوئے۔

دارالعلوم دیوبند میں ایک تحریک اصلاح اٹھی۔ جس کی بنا پر حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ، علامہ شبیر احمد عثمانیؒ، مولانا سید محمد بدر عالمؒ ڈابھیل (علاقہ بمبئی) میں تشریف لے گئے اور وہاں جامعہ اسلامیہ میں سب حضرات کام کرنے لگے، مولانا حفظ الرحمٰن بھی اپنے ساتھیوں اور مشفق و مربی استاد کے ساتھ ڈابھیل میں آرہے۔

دوبارہ سیاست میں

ڈابھیل کے قیام کے دوران آپ ہفتہ میں ایک دو دن گرد و نواح کے قصبات میں وعظ و تبلیغ اور تقریر کی خاطر جاتے اور ہر جگہ اپنی مؤثر خطابت سے سامعین کو کتاب و سنت پر عمل کرنے کی ترغیب دیتے جس کا خاطر خواہ اثر ہوتا۔ اب آپ کی فکری، عملی اور نظری صلاحیتیں شباب پر پہونچ چکی تھیں۔ اور قدرت آپ کو اس مقام پر لے جانا چاہتی تھی جو ازل سے آپ کے لیے مقدر کر دیا تھا یعنی خارزار سیاست میں اور ملک و ملت میں آپ کی خدمت اور تحریک آزادی کی سپہ سالاری۔

ان دنوں گاندھی نے ڈانڈی مارچ کی تحریک شروع اور نمک پر محصول کے بائیکاٹ کا پروگرام پیش کیا۔ مفتی عتیق الرحمٰن صاحب کو معلوم ہوا چنانچہ وہ مولانا حفظ الرحمٰن کو لے کر دھراشتر پہونچے جہاں گاندھی کا قیام تھا۔ گاندھی سے مل کر اپنا تعاون پیش کیا اور گاندھی جی اس سے بہت متاثر ہوئے اور کہا کہ مَیں نے سنا ہے کہ حضرۃ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کوئی ایسی ہدایت ہے کہ نمک پانی اور گھاس رفاہِ عام کی چیزیں ہیں۔ اس لیے اسلام میں بھی ان کو سرکاری محصول سے مستثنیٰ رکھا گیا ہے۔ کیا یہ صحیح ہے؟ مولانا مرحوم اور مفتی صاحب نے اس کی تصویب کی اور ساتھ ہی حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارک مع ترجمہ لکھ کر گاندھی کو دی۔ جس کو دیکھ کر وہ بہت خوش ہوئے ان ہی دنوں باردولی میں سردار پٹیل نے کانگریس کے کارکنوں کا ایک بہت بڑا اجتماع کیا تھا جہاں یہ طے کیا گیا کہ عدم ادائیگی ٹیکس کی صورت میں پبلک کی جو جائیداد حکومت نیلام کرے اس پر کوئی آدمی بولی نہ دے۔ اس پر مفتی عتیق الرحمٰن صاحب نے اسلامی نقطۂ نظر سے اپنا مشہور فتوےٰ صادر کیا جس میں ضبط شدہ جائیدادوں کو نیلام میں خریدنے کی شرعی ممانعت کا حکم تھا۔ کیونکہ برٹش حکومت کی طرف سے جائیدادوں کی ضبطی ایک صریح ظلم تھا۔ مفتی صاحب کا یہ فتویٰ سورت کے مشہور "مسلم گجرات پریس" میں چھپا جس کی بنا پر پریس ضبط کر لیا گیا۔ حضرت مولانا حفظ الرحمٰن پہلے گرفتار ہو چکے تھے۔ مفتی صاحب کا وارنٹ جاری ہوا، مگر اس اثنا میں "گاندھی اردن پیکٹ" ہو چکا تھا جس کی بنا پر مفتی صاحب گرفتار نہ ہوئے اور جو گرفتار ہو چکے تھے وہ بھی رہا کر دیئے گئے۔ ان دونوں بزرگوں کی سیاسی سرگرمیوں سے جامعہ اسلامیہ ڈابھیل کے منتظمین پریشان تھے مفتی صاحب مستعفی ہو کر دہلی واپس آگئے اور مولانا بھی جیل سے

رہا ہو کر ڈابھیل واپس آگئے۔

طلبا کی ڈائری

رپورٹنگ، محمد یوسف ولی اللّٰہی مدظلہٗ

مرکزی مجلسِ شوریٰ کا اجلاس

۳۰ نومبر، یکم دسمبر ۷۵ء بروز اتوار، پیر مرکزی دفتر لاہور میں ہوگا۔

جمعیۃ طلباءِ اسلام کی مرکزی مجلس شوریٰ کا ایک اہم اجلاس مورخہ ۳۰ نومبر یکم دسمبر ۱۹۷۵ء بروز اتوار، پیر صبح نو بجے مرکزی دفتر لاہور میں طلب کیا گیا ہے۔ تمام ارکانِ مجلس شوریٰ کو دعوت نامے ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ ایجنڈا حسب ذیل ہے۔

۱۔ تنظیمی صورتِ حال کا جائزہ۔

۲۔ مرکزی انتخابات اور مرکزی کنونشن کی تاریخ کا تعین۔

۳۔ فنڈز کا مسئلہ۔

۴۔ دیگر امور باجازت صدر

براہِ مہربانی ارکانِ شوریٰ وقتِ مقرر پر تشریف لائیں۔

شدید احتجاج

جمعیۃ طلباء اسلام کے مرکزی نائب صدر جناب سیّد عبدالغفور شاہ صاحب اور جناب حافظ حسین احمد صاحب نے اپنے علیحدہ علیحدہ بیان میں نیشنل اسمبلی میں گورنمنٹ کی غنڈہ گردی کی زبردست مذمت کی ہے جس کی مثال پوری پارلیمانی تاریخ میں نہیں ملتی۔

جمعیۃ طلباء اسلام کی مندرجہ ذیل شاخوں نے بھی اس سلسلے میں مذمت کے بیانات بھیجے ہیں اور کہا ہے کہ طلباء حکومت کے ایسے اوچھے ہتھکنڈوں کو ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔ سکھر، نواب شاہ، پیر شریف، کنڈیارو، بہاولنگر، صادق آباد، بہاولپور، میانوالی، کندیاں شریف۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان، پشاور، بنوں، کوہاٹ، اکوڑہ خٹک، کوئٹہ، مستونگ، قلات، جھٹ پٹ، خضدار، فورٹ سنڈیمن وغیرہ۔

نواب شاہ (سندھ)

جمعیۃ طلباء اسلام ضلع نواب شاہ کے کارکنوں کا ایک اجلاس صوبائی نائب صدر جناب محمد سلیم شاہد کی زیرِ صدارت ہوا۔ اجلاس میں ضلع کی مختلف شاخوں نے شرکت کی۔ صوبائی رابطہ سیکرٹری جناب محمد بلال بلوچ نے کارکنوں کو ہدایات دیں اور تنظیمی کام کرنے پر زور دیا۔ جناب محمد سلیم شاہد نے صدارتی خطبہ دیا۔

سکھر (سندھ)

جمعیۃ طلباء اسلام سکھر کا ہفتہ وار اجلاس ہوا سکھر شہر کے کنوینر جناب محمد اسلم وسیر نے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جمعیۃ طلباء اسلام ہی پاکستان کے طلباء کی نمائندہ تنظیم ہے۔ انہوں نے اپنی تقریر میں علماءِ حق کی رہنمائی میں اسلامی نظام کے قیام کے لیے جدوجہد جاری رکھنے کا عزم کیا۔

حیدر آباد (سندھ)

جمعیۃ طلباء اسلام حیدر آباد کا ایک اجلاس زیر صدارت جناب مقصود احمد صدر جمعیۃ طلباء اسلام حیدر آباد منعقد ہوا۔

اجلاس میں کالجز اور مدارس عربیہ کے طلباء نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ جناب محمد یوسف بزمی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جمعیۃ طلباء اسلام ایک عظیم مقصد کی خاطر معرضِ وجود میں آئی تھی اور وہ یہ کہ میکالے کے نظام تعلیم کو یکسر ختم کر کے اسلامی نظام تعلیم نافذ کیا جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ جمعیۃ طلباء اسلام کے کارکن ان اسلاف کے نقشِ قدم پر چل رہے ہیں۔

جنہوں نے ہر ظالم و جابر کا ڈٹ کر مقابلہ کیا

انہوں نے امید ظاہر کی کہ جمعیۃ طلباء اسلام انشاء اللہ اپنے عظیم مقصد کے حصول میں کامیاب رہے گی۔

صادق آباد

گزشتہ دنوں جمعیۃ طلباء اسلام صادق آباد کا اجلاس زیر صدارت جناب میاں محمد نسیم منعقد ہوا جناب عبداللہ کھوکھر اور جناب حافظ منور حسین ضیا نے تقاریر کیں۔

شمولیت

جناب حافظ عبدالصمد صادق آباد
″ عبدالقیوم ″ ″
″ سلامت علی ″ ″

جامعہ مدنیہ لاہور

جمعیۃ طلباء اسلام جامعہ مدنیہ کا ایک اجلاس جناب راؤ منور احمد خاں (بوریوالہ) کی زیر صدارت ہوا۔ انہوں نے تقریر کرتے ہوئے جامعہ مدنیہ میں جمعیۃ طلباء اسلام کو منظم کرنے پر زور دیا۔ اور کہا کہ عربی مدارس کے طلباء کے لیے اس تنظیم میں شامل ہو کر کام کرنا ان کی ذمہ داری ہے۔

جھٹ پٹ (بلوچستان)

جمعیۃ طلباء اسلام جھٹ پٹ ضلع نصیر آباد (بلوچستان) میں جمعیۃ طلباء اسلام کا کام بڑی تیزی سے شروع ہو گیا ہے۔ گزشتہ دنوں وہاں ایک اجلاس ہوا۔ جناب عبدالرشید جناب محمد اسمٰعیل اور جناب محمد ہاشم نے طلباء سے خطاب کیا۔

جناب عبدالرشید نے نظام تعلیم بدل کر اسلامی نظامِ تعلیم لانے پر زور دیا اور جمعیۃ طلباء اسلام کے اغراض و مقاصد بیان کیے

سانحۂ ارتحال

جناب ظہور احمد خازن جمعیۃ طلباء اسلام گوجرانوالہ کے والد گرامی گزشتہ دنوں انتقال کر گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ نصیب فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

ناظم دفتر کروڑ لعل عیسن کے والد گرامی گزشتہ دنوں انتقال کر گئے ہیں انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اللہ تعالےٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ نصیب فرمائے۔ آمین۔

ہم سب ان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔

انتخابات

ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر پشاور

صدر : جناب عبدالحفیظ
ناظم عمومی : ″ طاؤس خان
ناظم : ″ عبدالحسیب

محلہ رحیم۔ (بھکر)

صدر : جناب ملک میاں رمضان
نائب صدر : ″ ملک محمد شریف
ناظم عمومی : ″ محمد طارق جاوید
ناظم : ″ حافظ محمد حیات
ناظم نشریات : ″ محمد خان سلیمانی
خازن : ″ محمد آزاد طاہر

سرہاری ضلع سانگھڑ (سندھ)

کنوینر : جناب عبدالقادر بروہی
معاون : ″ شہمیر خاں لغاری

جھٹ پٹ (بلوچستان)

صدر : جناب عبدالقیوم
نائب صدر : ″ عبدالمجید
ناظم عمومی : ″ محمد نواز
ناظم : ″ نظام الدین
ناظم نشریات : ″ محمد بلال
خازن : ″ جناب محمد وزیر

ضلع نواب شاہ (سندھ)

صدر : جناب محمد انور
نائب صدر : جناب بشیر احمد۔
ناظم عمومی : ″ قربان علی بروہی
ناظم : ″ تاج محمد بھٹی
خازن : ″ عابد حسین
ناظم نشریات : ″ محمد ولی اللہ

ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر پشاور

گزشتہ دنوں ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر پشاور میں جمعیۃ طلباء اسلام کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ انتخابات عمل میں لایا گیا۔ بعد میں درج ذیل قرار دادیں متفقہ طور پر منظور کیں۔

اطلاعات و اعلانات

جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب کی تمام شاخیں پُر شدہ فارم معاونت مع ۵۰ پیسے فی فارم فیس رقم جلد از جلد صوبائی دفتر روانہ کریں تاکہ رکنیت سازی کا کام شروع کیا جا سکے۔

۲۔ ماہانہ رپورٹ فارم باقاعدگی سے ہر ماہ کی پانچ تاریخ تک صوبائی دفتر لاہور روانہ کر دیا کریں۔

۳۔ سالانہ آمد و خرچ ۱۹۷۴ء ۱۹۷۵ء کے گوشوارے ۱۰ دسمبر تک صوبائی دفتر لاہور روانہ کر دیں۔

(محمد یوسف ولی اللّٰھی)

ناظم نشر و اشاعت
جمعیۃ طلباء اسلام
صوبہ پنجاب

ضمانتوں کی توثیق

حضرت مولانا سعید احمد رائپوری مدظلہ اور جناب حافظ محمد طاہر کی تمام مقدمات میں قبل از گرفتاری عبوری ضمانتوں کی توثیق ہو گئی ہے

پورے ملک میں احتجاج!

حکومت جمعیۃ علماء اسلام کے فیصلہ شرعی عدالتوں کے قیام سے بوکھلا گئی ہے!

جمعیۃ علماء اسلام ٹنڈو آدم کے ایک ہنگامی اجلاس میں قومی اسمبلی کے حالیہ ہنگامے اور اپوزیشن کے ارکان سے بدسلوکی کی سخت مذمت کی ہے۔

اجلاس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں۔

۱۔ یہ اجلاس قومی اسمبلی کے حالیہ ہنگامہ اور اکثریت اور اقتدار کے بل بوتے پر حکومتی پارٹی کی طرف سے اپوزیشن کے معزز اراکین اور علماء دین خصوصاً قائدِ جمعیۃ و قائد حزبِ اختلاف مولانا مفتی محمود کے ساتھ غیر شریفانہ و انسانیت کش رویہ پر شدید غصہ اور نفرت کا اظہار کرتے ہوئے اسے دنیا کی تاریخ میں ایک تاریخی شرمناک حادثہ قرار دیتا ہے۔

۲۔ یہ اجلاس یہ سمجھنے پر مجبور ہے کہ قومی اسمبلی کا تاریخی ہنگامہ ایک سوچی سمجھی اسکیم کے تحت کرایا گیا۔

۳۔ اجلاس میں متحدہ محاذ میں شامل جماعتوں کے اراکین اسمبلی سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اسمبلیوں کی رکنیت سے احتجاجاً مستعفی ہو جائیں۔

ناظمِ انتخاب ضلع جہلم کا دورہ:

جہلم۔ جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم کے ناظمِ انتخابات و نشریات مفتی رشید احمد ارشد قریشی نے ضلع بھر میں رکنیت سازی کا اعلان کر دیا ہے اور شہری حلقہ کی رکنیت کے آغاز سے ابتداء کر کے اب دیہاتوں اور قصبات کے دورے بھی شروع کر دیئے ہیں۔

جمعیۃ کے ضلعی ناظم انتخابات نے دینہ جادہ سکھا، جکڑ، شیخا، سرائے عالمگیر، پنجن کسانہ کا تنظیمی دورہ کیا۔ اور بعض جگہ عام اجتماعات میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ موجود جودہ حالات میں پاکستان کے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ جمعیۃ علماء اسلام کا رکن بنے۔

مولانا ارشد نے ضلع جہلم کی تمام شاخوں سے اپیل کی کہ وہ ضلعی دفتر واقع ٹوپہ محلہ جہلم سے رکنیت کی کاپیاں حاصل کریں اور اپنے اپنے علاقہ میں رکنیت سازی کی مہم کو تیز کریں۔

قرارداد مذمت!

جمعیۃ علماء اسلام بہاولپور کا ایک ہنگامی اجلاس زیرِ صدارت امیر جمعیۃ علماء اسلام محمد لٰسیین صاحب منعقد ہوا جس میں ایک قرارداد کے ذریعہ کہا گیا کہ:

یہ اجلاس گذشتہ روز قومی اسمبلی میں اپوزیشن کے ساتھ کی گئی زیادتیوں کو شرمناک قرار دیتا ہے مہذب دنیا میں اپوزیشن سے کہیں ایسا سلوک نہیں کیا جاتا۔

اجلاس میں صحافی حضرات سے اپیل کی گئی ہے کہ اب وقت آ گیا ہے کہ وہ پاکستان کے وقار کو مجروح کرنے والے برسرِ اقتدار گروہ کو بے نقاب کریں۔ یہ واقعہ نہ صرف ارکان اسمبلی کی توہین و تذلیل ہے، بلکہ ایک عالم دین کی تحقیر ہے۔ بعد دعا کے اجلاس ختم ہوا۔

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ راوی روڈ لاہور

کے کارکنوں اور دین دار حضرات نے جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی بزرگوں اور خاص طور سے قائدِ جمعیۃ مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے جمعیۃ کے شرعی عدالتوں کے قیام کو سراہا ہے۔ انہوں نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ ہم شریعتِ اسلامیہ کو تمام مشکلات کا حل تصور کرتے ہیں۔

ضلع جیکب آباد جمعیۃ علماء اسلام کی ابتدائی شاخوں کو ہدایت!

ابتدائی شاخوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ ممبر سازی کے کام کو تیز کریں۔ جن شاخوں کے پاس فارم رکنیت کی کاپیاں نہ ہوں وہ جلد ضلعی دفتر سے منگوانے کی کوشش کریں اور ہر شاخ اپنے حلقہ میں جمعیۃ علماء اسلام کے ہفتہ وار اخبار "ترجمانِ اسلام" کے لیے زیادہ سے زیادہ خریدار بنائیں۔

مولوی عمرالدین امیر جمعیۃ ضلع جیکب آباد۔

جھنگ صدر کا اجلاس

گذشتہ روز جمعیۃ علماء اسلام جھنگ صدر کا اجلاس زیرِ صدارت قاری غلام محمد امیر جمعیۃ جھنگ صدر منعقد ہوا جس میں طے پایا کہ جمعیۃ جھنگ صدر کا ہفتہ وار اجلاس ہمیشہ پابندی کے

فون: ۶۷۷۱۵ | ہفت روزہ **ترجمانِ اسلام** لاہور | رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۱۳۲

جمعیۃ علماء اسلام

مملکت پاکستان میں اسلام کے عادلانہ نظام کی ترویج۔ نظام ہائے باطل کی تردید، فرق باطلہ کے مقابلے، فرنگی تہذیب کے قلع قمع اور اعلاء کلمۃ الحق عند سلطان جائر کے مقدس فریضہ کی انجام دہی میں ہمہ تن مصروف و منہمک ہے۔

جمعیۃ سے وابستہ و منسلک ہزاروں علماء و مشائخ اور لاکھوں انتھک، جانباز، مخلص کارکن وسائل کی کمی کے باوجود شب و روز اسلام کی عظمتِ رفتہ کی بحالی کے لیے تگ و تاز کر رہے ہیں۔ اسلام کی سربلندی اور ملکی سالمیت کے تحفظ کے لیے جمعیۃ علماء اسلام کی خدمات مسلمہ ہیں، تحریک بحالیٔ جمہوریت اور تحریک مقدس ختم نبوت اس پر شاہد عدل ہیں۔ جمعیۃ اپنا ایک تابناک ماضی رکھتی ہے اور روشن مستقبل کے لیے کوشاں ہے، لیکن نصرت الٰہی کے ساتھ ساتھ وسائل و اسباب کا ہونا بھی نہایت ضروری ہے، خصوصاً موجودہ دور میں۔ **لہٰذا** جمعیۃ کی مخلصانہ سرگرمیوں کو مربوط اور سیاسی پلیٹ فارم کو مضبوط تر بنانے کے لیے جمعیۃ کے بیت المال کو مستحکم بنانا ازحد ضروری ہے

التماس

اصحاب ثروت اور اہل خیر حضرات سے التماس ہے کہ وہ عطیات، صدقات اور خیرات کے ذریعہ بیت المال کی امداد فرمائیں۔ نیز اس موقع پر بیت المال کیلیے

قربانی کی کھالوں

کی فراہمی کا ہر جگہ اہتمام کر کے اس اہم فریضہ کی تکمیل کریں، اراکینِ جمعیۃ خصوصاً اس سلسلے میں تگ و دو کریں

مولانا محمد عبداللہ درخواستی امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان۔ ● مولانا مفتی محمود ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

مولانا عبیداللہ انور امیر جمعیۃ علماء اسلام پنجاب ● مولانا سید محمد شاہ امروٹی امیر جمعیۃ علماء اسلام سندھ

مولانا سید محمد ایوب جان امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد ● مولانا محمد خان شیرانی امیر جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان۔

نوٹ: زکوٰۃ کی رقوم مولانا مفتی محمود ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان چوک رنگ محل لاہور کے نام روانہ کی جائیں۔